e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۱۸۵) لکھنؤ، بروز منگل ۷-اپریل ۲۰۲۶ء مطابق ۱۸-شوال المکرم ۱۴۴۷ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 186 Tuesday , April 07 2026 Pages -8

شاہراہوں پر آوارہ مویشی: سپریم کورٹ نے تحفظ کے لیے مرکز اور دیگر کو نوٹس جاری کیئے

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز قومی اور ریاستی شاہراہوں پر آوارہ مویشیوں کے انتظام سے متعلق ایک درخواست پر مرکز، ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو نوٹس جاری کیئے ہیں۔ عدالت عظمیٰ نے اس درخواست پر متعلقہ حکام سے جواب طلب کیا ہے جس میں ہندوستان کی اہم سڑکوں پر آوارہ مویشیوں کے انتظام کے حوالے سے ہدایات دینے کی استدعا کی گئی ہے۔ لائز فار ویجن رائٹس انٹرنیشنل کی جانب سے دائر کردہ اس درخواست میں قومی شاہراہوں اور ایکسپریس ویز، خاص طور پر حادثات کے شکار خصوصی پر لازمی بازگاہ کے انتظام کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ درخواست میں حکام کو یہ ہدایت دینے کی بھی استدعا کی گئی ہے کہ وہ شاہراہوں پر مویشیوں کے داخلے کو روکنے کے لیے یکساں قومی رہنما خطوط تیار کریں۔

رادھا کرشنن نے 19 ارکان کو راجیہ سبھا کی رکنیت کا حلف دلایا

نئی دہلی (یو این آئی) راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن نے پیر کو نومنتخب اور دوبارہ منتخب ہو کر آنے والے 19 ارکان کو راجیہ سبھا کی رکنیت کا حلف دلایا۔ حلف لینے والے ارکان میں چھتل ناڈو سے، پانچ مہاراشٹر سے، پانچ مغربی بنگال اور تین اڈیشہ سے ہیں۔ ان میں سے ٹرنمول کانگریس میں چھتل ناڈو جنتا پارٹی کے چار چار، دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) کے دو، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی)، ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (شیدینا) اور این پی (شرد پوار)، بیجو جنتا دل، کانگریس، اے آئی ایم ڈی ایم کے اور ایم کے مرد پر شی ڈی ایم کے کا ایک ایک اور ایک آزاد رکن شامل ہیں۔ حلف لینے والے ارکان میں تین خواتین اور 16 مرد ہیں۔ ان میں سے پانچ ارکان ایوان میں دوبارہ منتخب ہو کر آئے ہیں۔ مسٹر شرد چندر پوار نے ایوان میں وکیل چیئرمین پرمبھ کر حلف لیا۔ مہاراشٹر سے حلف لینے والے ارکان میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی مایا چنتا سمن اونا نے اور مراہ وکاس مہاڈ سے نے مراٹھی میں حلف لیا۔

لکھنؤ۔دہلی ہائی وے پر سڑک حادثہ، پانچ افراد کی موت

بریلی (یو این آئی) بریلی میں لکھنؤ۔دہلی قومی شاہراہ پر ایک زبردست سڑک حادثے میں پانچ افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے، جبکہ دو بچوں سمیت تین دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ پولس کے مطابق یہ حادثہ اُس وقت پیش آیا جب ایک بولیرو گاڑی بے قابو ہو کر سڑک پر کھڑے ایک ٹینکر سے ٹکرا گئی۔ اس دوران ایک موٹر سائیکل سوار بھی اس حادثے کی زد میں آ گیا۔ حادثے میں بولیرو سوار منوہن سنگھ، ایک نامعلوم شخص اور موٹر سائیکل سوار شہزاد خان اور ممتاز موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں میں دو بچے بھی شامل ہیں، جن کا علاج جاری ہے۔ پولس کا کہنا ہے کہ گاڑی پھسلنے کی وجہ سے حادثہ پیش آیا، جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔

یوپی میں آراوار اے آر او امتحانات کے نتائج کا اعلان، 419 کامیاب

پریاگ راج (یو این آئی) اتر پردیش پبلک سروس کمیشن نے اتوار کی رات دیر گئے ریویو آفیسر (آر او) اور اسسٹنٹ ریویو آفیسر (اے آر او) امتحانات 2023 کے نتائج کا اعلان کیا۔ کمیشن کے سکریٹری اشک کمار نے بتایا کہ امتحان میں کل 419 امیدواروں کو کامیاب قرار دیا گیا ہے، جن میں 338 ریویو آفیسر اور 81 اسسٹنٹ ریویو آفیسر شامل ہیں۔ نتائج کے مطابق اِل پانڈے نے پہلا مقام حاصل کیا جبکہ آدتیہ پرتاپ سنگھ دوسرے اور کنشیکا ورما تیسرے نمبر پر آئے۔ انہوں نے بتایا کہ آراوے آراو میں امتحان 12 اور 3 فروری کو منعقد ہوا جس میں 5,930 امیدواروں نے حصہ لیا۔

ایران نے امریکی جنگ بندی تجویز مسترد کر دی

مکمل اور مستقل امن کے بغیر معاہدہ نامنظور، ٹرمپ کی ڈیڈ لائن اور سخت کارروائی کی دھمکی، ایران نے امریکہ کی مبینہ 15 نکاتی جنگ بندی تجویز کو غیر مدلل قرار دیا

ایرانی ایٹمی پلانٹ پر حملے سے نیوکلیئر سیفٹی کا حقیقی خطرہ پیدا ہو گیا: عالمی جوہری توانائی ایجنسی

تہران/قاہرہ (ایجنسی) مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ میں تو تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے، ایران نے امریکہ کی جانب سے پیش کی گئی جنگ بندی کی نئی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ ایرانی سرکاری خبر رساں ایجنسی آئی آر این اے کے مطابق تہران نے واضح کیا ہے کہ وہ عارضی جنگ بندی نہیں بلکہ جنگ کا مکمل اور مستقل خاتمہ چاہتا ہے۔ ایران نے اپنا جواب پاکستان کے ذریعے امریکہ تک پہنچایا ہے، جو اس معاملے میں ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے۔

مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں ایران کے ایک سینئر عہدیدار مجتبیٰ فردوسی پور نے کہا کہ ایران اسی وقت جنگ ختم کرنے پر آمادہ ہوگا جب اسے اس بات کی مکمل یقین دہانی ملے کہ اس پر دوبارہ حملہ نہیں کیا جائے گا۔ ادھر امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کو آنے ہر مرکھو تک کے لیے پیرتک کی مہلت دی ہے اور خبردار کیا ہے کہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں امریکہ ایران کے پاور پلانٹس اور دیگر اہم مقامات کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ ایران نے یہ بھی دھمکی دی ہے کہ اگر امریکہ اور اسرائیل کے حملے تیز ہوئے تو وہ عالمی سپلائی چین کو متاثر کر دے گا۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ایران نے کہا ہے کہ وہ آبنائے ہرمز کے علاوہ دیگر سمندری راستوں کو بھی نشانہ بنا سکتا ہے۔

ایرانی سپریم لیڈر کے مشیر علی اکبر ولایتی نے کہا کہ کسی بھی بڑی کارروائی کا جواب صرف عسکری ردِ عمل پر نہیں دیا جائے گا بلکہ عالمی توانائی اور تجارت کو متاثر کر کے بھی دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ صرف آبنائے ہرمز ہی نہیں بلکہ باب المندب جیسے اہم سمندری راستے بھی خطرے میں آ سکتے ہیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کو آبنائے ہرمز کھولنے کا الٹی میٹم دیتے ہوئے سخت کارروائی کی دھمکی دی ہے۔

ٹرمپ نے کہا کہ ایران کو کسی بھی صورت میں جوہری ہتھیار بنانے کی اجازت نہیں دی جا سکے گی۔ اگر ایران اس کی تعمیل نہیں کرتا تو اس کے بڑے اہداف جیسے پل، پاور پلانٹس اور دیگر انفراسٹرکچر کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ اگر انہیں موقع ملا تو وہ ایران کے تیل پر قبضہ کر لیں گے کیونکہ یہ ایک اہم وسیلہ ہے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ امریکی افواج اب جنگ سے تھک چکے ہیں اور چاہتے ہیں کہ فوجیوں کی وطن واپسی ہو۔ انہوں نے ایک حالیہ ریسکیو آپریشن کا بھی ذکر کیا جس میں ایران میں گر کر تباہ ہونے والے F-15E لڑاکا طیارے کے عملے کے دو ارکان کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ پھر ٹرمپ نے کہا کہ اگرچہ عام طور پر ایسے حالات میں پائلٹ کو بچانا مشکل ہوتا ہے لیکن ان کی ٹیم نے دونوں کو بچایا جو کہ بہت بہادرانہ عمل ہے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران نے پیر کے روز ایک بیان دیا ہے، جس میں کہا ہے کہ اس نے ثالثوں کی طرف سے پیش کردہ تجاویز پر اپنا جواب تیار کر لیا ہے۔ حالانکہ اس نے یہ بھی کہا کہ جب تک امریکہ و اسرائیل تعامل کرتے رہیں گے وہ براہ راست مذاکرہ میں شامل نہیں ہوگا۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ جنگ بندی کے لیے تہران نے اپنے قومی مفادی بنیاد پر شرطیں تیار کی ہیں۔ ایرانی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ "امریکہ کی 15 نکاتی تجویز زیادہ مطالبات پر مبنی ہے۔ ہم نے مطالبات کا اپنا ایک الگ سیٹ تیار کیا ہے، اور اسے رسمی شکل دے دیا ہے۔ اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اصفہان میں پائلٹ بچایا جائے ہم صرف ایک دھوکہ تھا، جس کا مقصد ایران کے افسردہ پرستیج کو خدشہ کرنا تھا۔" اس نے مزید کہا کہ "عمان کے ساتھ بات چیت کا مرکز آبنائے ہرمز کے ذریعہ جہازوں کے محفوظ راستہ کے لیے ایک پروٹوکول بنانے پر ہے۔" تہران میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایرانی وزیر خارجہ اسماعیل بقائی نے اپنے کچھ عزائم ظاہر کیے۔ انھوں نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر تہران اپنی پوری طاقت سے اپنے ملک کی حفاظت کرے گا۔ انھوں نے امریکہ اور اسرائیل پر الزام عائد کیا کہ ان کی "کوئی ریڈ لائن نہیں ہے اور وہ بین الاقوامی قوانین کو نظر انداز کرتے ہیں۔ بقائی نے ثالثوں کے ذریعہ بھیجے گئے امریکی کی مبینہ 15 نکاتی جنگ بندی تجویز کو غیر مدلل قرار دیا اور کہا کہ جمعیوں کے ساتھ بات چیت نہیں ہو سکتی۔ بعد ازیں کسی بھی بھوتیہ قبول نہیں کیا جائے گا جب وہ ایران کے قومی سیکورٹی کے مفاد میں ہوں گے۔

'اگلا مشن یونیفارم سول کوڈ اور ایک ملک-ایک انتخاب ہوگا'

بی جے پی کے یوم تاسیس پر پی ایم مودی کا بیان

نئی دہلی۔وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں خاص طور سے آر ایس ایس کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ "آر ایس ایس کے بڑے اور پاکیزہ برگد کے درخت کے نیچے میں پاک ارادوں اور ایمانداری کے ساتھ سیاست میں قدم رکھنے کی ترغیب ملی۔ ابتدائی کچھ دہائیوں میں ہم نے تنظیم کے لیے پالیسیاں بنانے میں اپنی توانائی وقف کی۔ پھر وہ وقت آیا جب بی جے پی نے خود کو ایک مضبوط لیڈر پر مبنی پارٹی کی شکل میں بنانے میں پوری طرح سے جھونک دیا۔" انھوں نے مزید کہا کہ "ہم نے کارکنان کا ایک ایسا بڑا لیڈر بنایا جو خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کے لیے وقف تھا، جس نے پارٹی کے اصولوں کو اپنی زندگی کا مالک بنایا، جس نے سنگھی حالت میں اپنے اقدار سے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔" وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کے روز اپنی جے پی کے یوم تاسیس پر پارٹی کارکنان کی قربانیوں کو سلام کیا۔ انھوں نے کہا کہ بی جے پی کارکنان نے سیاسی تشدد اور ہر طرح کی مشکلات کا سامنا کیا تاکہ پارٹی کو مضبوط کیا جا سکے اور ملک کی خدمت کی جا سکے۔ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ پارٹی کارکنان کو خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ "ملک جانتا ہے، ہر چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے بی جے پی ایمانداری سے کوشش کر رہی ہے، آگے بھی کرے گی۔ پہلے بھی شدت نتائج برآمد ہوتے ہیں اور آگے بھی برآمد ہوں گے۔" پی ایم مودی نے بی جے پی حکومت میں کیے گئے کاموں کو بھی اپنے خطاب کے دوران یاد کیا۔ انھوں نے کہا کہ "انگریزوں کے دور کے سینکڑوں سالہ قوانین، جمہوریت کے لینی پارلیمنٹ کی تعمیر، عام سماج کے غریبوں کے لیے 10 فیصد ریزرویشن، قانون بنا کر 3 طلاق پر روک، بی اے اے، ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر ایسے کتنے ہی کام ہیں، جو بی جے پی کی ایماندار کوششوں کا نتیجہ ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "ہمارا مشن اب بھی جاری ہے۔ یونیفارم سول کوڈ اور ایک ملک، ایک قانون ایسے کئی معاملوں پر آج ملک میں ایک سنجیدہ گفتگو ہو رہی ہے۔"

کیرالہ میں آج تھم جائیں گی انتخابی سرگرمیاں

کیرالہ انتخابات پر طوفانی بادل: گرج چمک کی وارننگ سے ووٹنگ پر خدشات

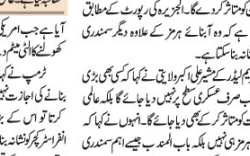

ترواننت پورم (یو این آئی) کیرالہ اسمبلی انتخابات کے لیے ووٹنگ میں اب صرف تین دن باقی رہ گئے ہیں اور ریاست میں انتخابی مہم اپنے آخری مرحلے ہے۔ برسرِ اقتدار ایل ڈی ایف، اپوزیشن کا متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) سمیت تمام بڑی سیاسی جماعتیں اس زبردست انتخابی مہم کے اختتام کی تیاریوں میں مصروف ہیں، جو منگل کے روز ختم ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ریاست بھر میں کئی مقامات پر انتخابی شور بھی تھم جائے گا۔ مہم کے آخری دن 'ڈیکیام' کے دوران تمام پارٹیاں اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں گی۔ انتخابی مہم کے آخری دن نکالے جانے والے بڑے روڈ شوز اور ریلیوں کو روایتی طور پر 'ڈیکیام' کہا جاتا ہے۔ اس دوران تمام جماعتیں آخری بار ووٹروں کو اپنے حق میں کرنے اور ووٹ دینے کی اپیل کریں گی۔ مہم کے اختتام سے قبل لیڈروں اور امیدواروں نے اپنی حمایت مضبوط کرنے کے لیے گھر گھر رابطہ، چھوٹے گروپوں سے ملاقاتیں اور حلقہ وار مجموعی رابطے تیز کر دیے ہیں۔ کیرالہ کی تمام 140 اسمبلی نشستوں پر 9 اپریل کو ایک ہی مرحلے میں ووٹنگ ہوگی۔ انتخابی حکام نے پرامن اور منظم ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے پولنگ عملے کی تعیناتی اور سکیورٹی سمیت تمام ضروری انتظامات مکمل کر لیے ہیں۔ جیسے جیسے ووٹنگ کا دن قریب آ رہا ہے، سیاسی جماعتیں خاص طور پر ان حلقوں میں اپنی توجہ مرکوز کر رہی ہیں جہاں مقابلہ سخت ہے۔ انتخابی نتائج پر آخری دن کی مہم کا اہم اثر پڑنے کا امکان ہے۔

کیرالہ کے اہم اسمبلی انتخابات (9 اپریل) سے چند دن پہلے خراب موسمی پیش گوئی نے ووٹنگ کے امکانات پر سایہ ڈال دیا ہے، سیاسی جماعتوں نے تشویش ظاہر کی ہے کہ گرج چمک اور بارش ریاست بھر میں ووٹرز کی آمد کو متاثر کر سکتی ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے تفصیلی وارننگ جاری کی ہے کہ 5 اور 6 اپریل کو کیرالہ کے مختلف مقامات پر بجلی کے ساتھ گرج چمک اور تیز ہوائیں (50-40 کلومیٹر فی گھنٹہ) چلنے کا امکان ہے۔ غیر سنگھم موسمی حالات 7 اور 8 اپریل کو بھی جاری رہنے کی توقع ہے، جن میں ہواؤں کی رفتار 40-30 کلومیٹر فی گھنٹہ تک رہ سکتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ پولنگ کے دن یعنی 9 اپریل کو آئی ایم ڈی نے ایک یا دو مقامات پر بجلی کے ساتھ گرج چمک کی پیش گوئی کی ہے، جس سے اگرچہ ووٹنگ پیدا نے شدید بارش کا امکان نہیں ہے، لیکن مقامی موسمی خلل ووٹروں کی آمد و رفت اور پولنگ سرگرمیوں کو متاثر کر سکتا ہے۔

صحافت کے تمام شعبوں میں، ہم آہنگی لازمی، گمراہ کن معلومات سے بچنا ہوگا: سی ایم یوگی

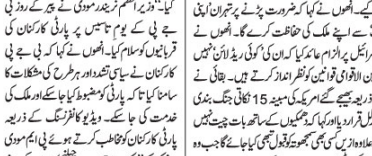

گورکھپور (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کے روز کہا کہ صحافت کے مختلف شعبوں جیسے پرنٹ میڈیا، ویژول میڈیا، ڈیجیٹل میڈیا اور سوشل میڈیا کے درمیان باہمی ہم آہنگی نہایت ضروری ہے۔ یہ رے کے روز گورکھپور جرنلسٹس پریس کلب کی نئی ایگزیکٹو کمیٹی کی تقریب حلف برداری سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پرنٹ، ویژول، ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کو مشترکہ اقدار کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے خبردار کیا کہ اگر ایک ہی حقیقت کو میڈیا کے مختلف ذرائع الگ الگ زاویوں اور متضاد طریقوں سے پیش کریں گے تو اس سے عوام میں الجھن پیدا ہوگی۔ انہوں نے واضح کیا کہ آج ہر خاندان کا ہر فرد میڈیا کے کسی نہ کسی روپ سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں صحافت کی ساکھ اور عوامی اعتماد کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ میڈیا کے تمام بازو یکساں معیارات، اخلاقیات اور اصولوں کے مطابق کام کریں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے موجودہ دور کی صحافتی چیلنجز کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہر خاندان کا ہر فرد میڈیا کے کسی نہ کسی روپ سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرنٹ اور ویژول میڈیا کے اپنے طے شدہ معیارات اور ضابطہ اخلاق ہیں، لیکن سوشل میڈیا کو ابھی ان اصولوں سے جوڑنا باقی ہے۔ صحافت کو خود کو بے لگام نہیں ہونے دینا چاہیے بلکہ سماجی اقدار اور نظریات کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔

وزیر اعلیٰ نے ہندوستان کی 200 سالہ صحافتی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کا بنیادی مقصد ہمیشہ سماج کی خدمت اور ایک بھارت، شریشٹھ بھارت کا تصور رہا ہے۔ انہوں نے میڈیا کے اس مخصوص طبقے سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی جو معاشرے کو گمراہ کرنے کے بداتی پھیلانے کا کام کرتا ہے۔ جمہوریت میں میڈیا کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ جمہوریت مکالمے سے چلتی ہے۔ مکالمے میں تنقید ہو سکتی ہے، لیکن اس تنقید کو ذاتی دشمنی میں تبدیل نہیں ہونا چاہیے۔ صحافت معاشرے کا آئینہ ہے؛ یہ سچ رخ سے سائل کو پیش کرتی ہے، معاشرہ اسے اسی نظر سے سمجھتا ہے۔ آخر میں انہوں نے تلقین دلایا کہ حکومت ہمیشہ ان صحافیوں اور اداروں کے ساتھ کھڑی ہے جو اصولوں اور نظریات پر مبنی صحافت کرتے ہیں۔

'پڈوچیری میں تھوپے جا رہے ہیں بی جے پی-سنگھ نظریات'

کیرالہ میں بی جے پی اور ایل ڈی ایف کی خفیہ شراکت، اصل مقابلہ یو ڈی ایف سے: راہل گاندھی، پرینکا گاندھی نے بھی انتخابی ریلی کیا خطاب

پرینکا گاندھی نے کیرالہ میں ایل ڈی ایف حکومت پر بدعنوانی، بے روزگاری اور مہنگائی کے الزامات عائد کیے، بی جے پی سے خفیہ سمجھوتے کا دعویٰ کیا اور یو ڈی ایف کی 5 گارنٹیوں کے ساتھ تبدیلی کی اپیل کی

ترواننت پورم (ایجنسی) پڈوچیری میں ایک بڑے عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بھارتیہ جنتا پارٹی اور راشٹریہ سوم سیوک سنگھ پر سخت ترین حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ یہ طاقتیں ریاست پر اپنے نظریات مسلط کر رہی اور عوامی حکام کی آواز کو دبایا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ پڈوچیری کی موجودہ حکومت عوام کی نمائندہ نہیں بلکہ دہلی سے کنٹرول ہونے والی حکومت ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ "یہ حکومت پڈوچیری کے لوگوں کی نہیں بلکہ دہلی کی حکومت ہے"، اور اس کے ذریعے بی جے پی اور آر ایس ایس اپنے ایجنڈے کو نافذ کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ریاست کے وسائل کو بڑے صنعتکاروں کے حوالے کیا جا رہا ہے، خاص طور پر کم تر اجرتی کام لیتے ہوئے کہا کہ حکومت پڈوچیری کے اثاثوں کو اڈانی گروپ کے حوالے کرنے کی سمت میں کام کر رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو بجلی سمیت دیگر اہم وسائل بھی نجی ہاتھوں میں چلے جائیں گے۔

راہل گاندھی نے لیفٹیننٹ گورنر کے کردار پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ منتخب حکومت کو کمزور کیا جا رہا ہے اور اصل اختیارات غیر منتخب افراد کے ہاتھ میں ہیں۔ ان کے مطابق یہ جمہوریت کے اصولوں کے خلاف ہے اور عوام کے مینڈیٹ کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ کئی برسوں سے بلدیاتی انتخابات نہیں کرائے گئے، جس کی وجہ سے مقامی قیادت کو ابھرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان کے مطابق یہ بھی ایک منظم کوشش ہے تاکہ عوام کی براہ راست نمائندگی ختم کی جا سکے۔ صنعتی صورتحال پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پڈوچیری میں صنعتی سرگرمیاں مسلسل زوال کا شکار ہیں اور سیکڑوں فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں، جس سے بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے جعلی ادویات کے مسئلے کو بھی سنگین قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہاں بڑے پیمانے پر نقلی دوائیں تیار ہو رہی ہیں اور حکومت اس پر آنکھیں بند کیے ہوئے ہے، جو کہ عوام کی صحت کے ساتھ خطرناک کھیل ہے۔

راہل نے انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی اور ایل ڈی ایف پر سخت حملہ کیا اور الزام لگایا کہ دونوں کے درمیان خفیہ شراکت داری موجود ہے، جبکہ اصل سیاسی مقابلہ یو ڈی ایف کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیرالہ کی سیاست کو سمجھنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ ایک طرف بظاہر مخالف نظر آنے والی قوتیں دراصل ایک دوسرے کی مدد کر رہی ہیں۔ راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ اگر کسی بھی ایم ڈی ایف حکومت کے کارکن یا لیڈر سے پوچھا جائے کہ کیا موجودہ حکومت حقیقی معنوں میں بائیں بازو کی حکومت ہے تو وہ خود اس کی تردید کر دے گا۔

راہل گاندھی نے بدعنوانی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں ہر سرکاری کام میں کمیشن خوری عام ہو چکی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سڑکوں، اسکولوں، پانی اور دیگر قرقانی منصوبوں میں 30 فیصد تک کمیشن لیا جا رہا ہے، جس نے نظام کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ انہوں نے سماجی حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں کے قریب شراب کی دکانیں کھولی جا رہی ہیں، جس سے معاشرتی توازن بگڑ رہا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے قانون و نظم کی بگڑتی صورتحال پر بھی تشویش ظاہر کی اور کہا کہ خواتین اور بچے خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتے۔ اپنی تقریر کے اختتام پر انہوں نے کیرالہ کی ثقافت ہم آہنگی، باہمی احترام اور سماجی روایات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہی خصوصیات ریاست کی اصل طاقت ہیں۔

اروناچل ٹھیکہ معاملہ: سپریم کورٹ کا سی بی آئی جانچ کا حکم

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے پیر (6 اپریل) کو نٹرل بیورآف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو ہدایت دی ہے کہ اروناچل پردیش میں عوامی کاموں کے ٹھیکے وزیر اعلیٰ پیما کھانڈو کے خاندان سے متعلق مبینہ کمپنیوں کو دیے جانے کے معاملے کی تحقیقات کرے۔ سپریم کورٹ نے مرکزی ایجنسی کو چھ ہفتے کے اندر تحقیقات شروع کرنے کے لیے کہا ہے۔ ساتھ ہی سی بی آئی کو حکم دیا کہ وہ اس معاملے میں 16 ہفتوں کے اندر اپنی اسٹیٹس رپورٹ داخل کرے۔ جسٹس وکرم ناتھ کی صدارت والی بنچ نے کہا کہ حکم کے تحت ریاست میں یکم جنوری 2015 سے 31 دسمبر 2025 تک عوامی کاموں، ٹھیکوں اور ورک آرڈر کی الاٹمنٹ اور ان کے کاموں کی جانچ کی جائے۔ جسٹس ناتھ نے حکم سناتے ہوئے کہا کہ "کسی بھی آئی اے ایس فیصلے تاریخ سے 2 ہفتے کے اندر ابتدائی تحقیقات (پی ای) درج کرے گی اور قانون کے مطابق آگے بڑھے گی۔" واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے 17 فروری کو اس معاملے میں اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ سماعت کے دوران عدالت کو بتایا گیا کہ گزشتہ 10 سالوں میں ارناچل پردیش میں تقریباً 1270 کروڑ روپے کے سرکاری ٹھیکے اور ورک آرڈر پیما کھانڈو کے خاندان سے وابستہ 4 کمپنیوں کو دیے گئے۔ عرضی گزار ارین بی ہو "سیمون ریجن فیڈریشن اور ناگر اچل سینا" کی جانب سے پبلک ویکل پرشانت بھوشن ریاستی حکومت کے ذریعہ حلف نامے کا حوالہ دیتے ہوئے دلیل دی کہ کئی ٹھیکے وزیر اعلیٰ کے خاندان کے فرضی کلیت والی کمپنیوں کو دیے گئے۔

تمل ناڈو: مدورائی کی ضلع عدالت نے 9 پولیس اہلکاروں کو دی سزائے موت

باپ-بیٹے پر ظلم کا ملا انصاف، جج متھو کمارن نے کہا کہ اگر عام شہری نے یہ جرم کیا ہوتا تو عام سزا دی جا سکتی تھی، لیکن جرم پولیس نے کیا ہے

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو میں 9 پولیس اہلکاروں کو سزائے موت دیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مدورائی کی ضلع عدالت نے پیر کے روز ستاکولم میں حراستی موت معاملہ میں قصوروار پائے گئے 9 پولیس اہلکاروں کو موت کی سزا سنائی ہے۔ عدالت نے کہا کہ یہ معاملہ 'نایاب زمرہ کا ہے۔ ان پولیس اہلکاروں کو جون 2020 میں پی جیرج اور ان کے بیٹے پر ٹینکس کی حراست میں موت اور مظالم کے معاملہ میں قصوروار پایا گیا۔ جج متھو کمارن نے اس معاملہ میں سزا سناتے ہوئے کہا کہ اگر عام شہری نے یہ جرم کیا ہوتا تو عام سزا دی جا سکتی تھی لیکن جرم پولیس نے کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ حراست میں تشدد کی یہ واضح مثال ہے۔ جٹھوں سے پتہ چلا کہ باپ اور بیٹے کو پولیس حراست میں بری طرح پیٹا گیا۔ اسسٹنٹ پولیس سری دھر نے حملہ کے لیے اکسایا، جبکہ دیگر پولیس اہلکار تشدد اور اس کے بعد جٹھوں کو چھپانے میں شامل تھے۔

قاتل ذکر ہے کہ ملزمین پر قتل، سنگین چوٹ پہنچانے، ثبوت پیدا کرنے اور جھوٹے معاملے درج کرنے کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔ پولس نے 58 سالہ جیراج اور 31 سالہ فینکس کو 19 جون 2020 کو حراست میں لیا تھا۔ ان پر کووڈ-19 لاک ڈاؤن کے دوران اصول توڑنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ کچھ دنوں بعد ان کو ویل پتی سرکاری اسپتال میں موت ہو گئی تھی۔ جانچ میں پتہ چلا کہ پولیس حراست میں ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے تھے۔ سی بی آئی نے فورنسک ثبوت، میڈیکل رپورٹ اور گواہوں کے بیانات کی بنیاد پر ثابت کیا کہ ستاکولم تھانہ میں ان پر شدید تشدد ہوا تھا۔ تھانہ میں پائے گئے خون کے دھبے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ میں درج چوٹیں اہم ثبوت رہے۔ ملزم انسپکٹر ڈپٹی انسپکٹر پالدورائی کی مقدمہ کے دوران کورونا سے موت ہو گئی تھی۔ یہ معاملہ پورے ملک میں حراستی تشدد اور پولیس کی جوابدہی پر بحث کا مرکز بن گیا تھا۔ اب سزا دیے جانے کے بعد معاملہ آخری مرحلہ میں داخل ہو گیا ہے۔

آئین و جمہوریت کے تحفظ کی ذمہ داری پی ڈی اے پر ہے: اکھلیش یادو

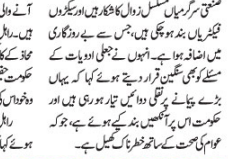

لکھنؤ۔سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ آئین، جمہوریت اور ریزرویشن کے تحفظ کی ذمہ داری پی ڈی اے پر ہے۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے آئین، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے نظریات اور بیتا جی ملائم سنگھ یادو کی جدوجہد کے راستے پر سماج وادی پارٹی گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی اتحاد کی طرف ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے اور آئین و جمہوریت کو بچانے کے لیے سماج وادی اور پی ڈی اے متحد ہو کر لڑیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سماج وادی حکومت بننے جا رہی ہے، اسی لیے بی جے پی گھبرائی ہوئی ہے۔ اکھلیش یادو نے آج فتوح پور میں ایک کارشوروم کے افتتاح کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مشورہ مالکان کو ان کے نئے کاروبار کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ جنگ جلد از جلد ختم ہو، کیونکہ سماج وادی ہمیشہ جنگ کے خلاف رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جنگ ختم ہونے سے معیشت میں بہتری آ گئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جنگ کے باعث جس سلنڈر کے لیے قطاریں لگ رہی ہیں اور بی جے پی حکومت خالی سلنڈر دے سکتی ہے مگر بھرے ہوئے سلنڈر فراہم نہیں کر پا رہی۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح گھاؤ کی بوری میں چوری ہوتی ہے اسی طرح گیس سلنڈر کا وزن بھی کم نکلتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرسوں کا تیل فروخت ہو رہا ہے اور انڈسٹریل پلیٹس زیادہ دیک رہی ہیں۔ ان کے مطابق جیسے ہی انتخابات ختم ہوں گے۔

ٹرمپ کی دھمکی پر ایران آگ بگولہ

امریکی صدر اپنے ملک اور خطے کو جیتے جی جہنم میں دھکیل رہے ہیں: ایرانی اسپیکر

امریکہ اور اسرائیل سے جنگ برسوں تک جاری رہے تو بھی میزائلوں کی کمی نہیں ہوگی: ایران

تہران (ایجنسی)۔ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ٹرمپ کی دھمکیوں کے خلاف تہران کی قیادت کرتے ہوئے انہیں جنگی جرائم کے لیے مشتعل کرنے والی اور انسانیت کے خلاف جرائم کے برابر مجرمانہ ذہنیت کا ثبوت قرار دیا۔ایران کے خلاف توہین آمیز بیان بازی کرنے اور اسے آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے دھمکی دینے کے بعد تہران نے جوابی حملہ کرتے ہوئے ڈونالڈ ٹرمپ کو خبردار کیا ہے کہ امریکی صدر اپنے ملک کو جیتے جی جہنم میں دھکیل رہے ہیں اور مشرق وسطیٰ میں بڑا بحران پیدا کر رہے ہیں۔ٹرمپ کی توہین آمیز دھمکی کے فوراً بعد ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' اور 'انسٹاگرام' پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے لاپرواہ قدم ہر امریکی خاندان کو زندہ جہنم میں دھکیل رہے ہیں اور ہمارا پورا خطہ جلنے والا ہے کیونکہ آپ پیٹن یاہو کے احکامات کی پیروی کرنے پر بضد ہیں۔ یہ سمت کھیچیے جنگی جرائم کے سے آپ کو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔اس سے قبل امریکی صدر ٹرمپ نے دھمکی دیتے دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر تہران 6 اپریل کی ڈیڈ لائن کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو وہ وہ کسی سمجھوتے پر پہنچنے کے لیے ہو یا آبنائے ہرمز کو پھر سے کھولنے کے لیے ہو، ہم ایران کے پاور پلانٹس اور پلوں پر حملہ کریں گے اور ان کے شیری انفرا سٹرکچر کو تباہ کر دیں گے۔ٹرمپ نے ٹرتھ سوشل پر لکھا کہ منگل کو ایران میں 'پاور پلانٹ ڈے' اور 'برج ڈے' دونوں ایک ساتھ منائے جائیں گے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا ہوگا۔ آبنائے ہرمز کھول دو، ورنہ جہنم میں جاؤ گے، بس دیکھتے رہو! بعد میں ایران یا کسی اور کا نام لیے بغیر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر ایران یا کسی دیگر کا ذکر کئے بغیر لکھا کہ 'منگل رات 8 بجے' ٹرمپ کے اس تازہ اشتعال انگیز دھمکی پر تھائی لینڈ واقع ایرانی سفارتخانے نے تلخ ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ جس طرح سے امریکی صدر بچوں کی طرح گالیاں دیتے ہیں اس سے ایسا لگتا ہے کہ امریکہ امید سے کہیں پہلے پتھروں کے زمانے میں پہنچ گیا ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ڈونالڈ ٹرمپ کی دھمکیوں کے خلاف تہران کی قیادت کرتے ہوئے انہیں جنگی جرائم کے لیے مشتعل کرنے والی اور انسانیت کے خلاف جرائم کے برابر مجرمانہ ذہنیت کا ثبوت قرار دیا۔

ہنڈ ایران کا کہنا ہے کہ اگر امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ فوجی تنازعہ برسوں تک جاری رہے تو بھی اس کے پاس میزائلوں کی کوئی کمی نہیں ہوگی یہ بات ایران کے پارلیمانی کمیشن برائے قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کے رکن علاء الدین برو جردی نے اتوار کے روز کہی، ایرانی پارلیمنٹ کی ایجنسی خانی ملت نے مسٹر برو جردی کے حوالے سے کہا کہ اگرچہ یہ جنگ مہینوں یا سالوں تک جاری رہے، ایران کو اپنے میزائل اور اسٹریٹجک ذخائر سے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ فوجی ٹرائیشنز کے دوران کئی شعبوں میں اپنی دفاعی صلاحیتوں کا مظاہرہ پوری دنیا کے سامنے کر کے ثابت کیا ہے کہ اس کی فوج دنیا کی طاقتور ترین فوجوں میں سے ایک ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے تہران سمیت ایران کے متعدد اہداف پر حملے کیے تھے۔ جس کی وجہ سے کافی نقصان ہوا اور شہریوں کا ہوئے اسرائیلی سرزمین اور مغربی ایشیا میں امریکی فوجی اڈوں پر حملہ کیا۔

امریکہ نے ایران میں ریسکیو آپریشن کے دوران اپنے ہی طیاروں پر بمباری کی: آئی آر جی سی

تہران، 6 اپریل (یو این آئی) ایران میں ایک ریسکیو آپریشن کے دوران امریکی فوج کی جانب سے اپنے ہی طیاروں پر بمباری کیے جانے کا دعویٰ کیا گیا۔ ایران کے متحدہ دفاعی دفاعی کمان خاتم الانبیا ہیڈ کوارٹر کے ترجمان کے مطابق جب ایرانی لڑاکا طیاروں نے امریکی طیاروں کو گھیرے میں لے لیا تو ڈونالڈ ٹرمپ کی سیکل نے بچنے اور اپنی فوج کی ساکھ برقرار رکھنے کے لیے امریکی فوج کو مجبوراً اپنے ہی گرے ہوئے طیاروں، ساز و سامان، کمانڈروں اور فوجیوں پر شدید بمباری کرنی پڑی۔ ترجمان نے دعویٰ کیا کہ امریکہ کے کئی طیاروں کو نشانہ بنایا گیا، جس کے بعد ایران اصفہان کے جنوب میں ہنگامی لینڈنگ کرنا پڑی۔ ان میں دو سی-130 فوجی ٹرانسپورٹ طیارے اور دو بلیک ہاک ہیلی کاپٹر شامل تھے۔ آئی آر جی سی نے اپنے بیان میں اس امریکی کارروائی کو ناکام" قرار دیا اور کہا کہ اس کے نتائج کو صرف میڈیا بم یا نفسیاتی حربوں کے ذریعے نہیں بدلا جا سکتا۔

آئی آر جی سی انٹیلی جنس چیف خادمی امریکی اور اسرائیلی حملے میں شہید

تہران، 6 اپریل (یو این آئی) اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی خفیہ تنظیم کے سربراہ میجر جنرل ماجد خادمی امریکہ اسرائیل حملے میں مارے گئے ہیں۔ آئی آر جی سی نے پیر کو ایک بیان میں اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا آئی آر جی سی کی خفیہ تنظیم کے سربراہ ماجد خادمی کی آج صبح امریکی صیہونی حملے میں موت ہوگئی"۔ غور طلب ہے کہ 28 فروری سے امریکہ اور اسرائیل ایران میں مختلف اہداف پر حملے کر رہے ہیں۔ تنازع کے پہلے دن جنوبی ایران میں لڑکیوں کے ایک اسکول پر حملہ کیا گیا تھا اور سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی بھی موت ہوگئی تھی۔ اطلاعات کے مطابق ان حملوں میں اب تک 300,1 سے زائد شہری ہلاک اور 000,20 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ ایران نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے اسرائیل سرزمین اور مغربی ایشیا میں امریکی فوجی اڈوں پر حملہ کیا ہے۔ اس کشیدگی کے باعث آبنائے ہرمز کے ذریعے ٹریفک تقریباً ٹھپ ہو کر رہ گئی ہے، جو خلیجی ممالک سے عالمی منڈیوں تک تیل اور مائع قدرتی گیس کی سپلائی کا ایک بڑا راستہ ہے۔ جس کی وجہ سے کئی ممالک میں ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

امریکہ۔ایران جنگ:

ممکنہ 45 روزہ جنگ بندی کی شرائط پر تبادلہ خیال

ماسکو، 6 اپریل (اسپوتنک/یو این آئی) امریکہ، ایران اور ثالثی کر رہے علاقائی فریق تنازع کو حل کرنے کے لیے دو مرحلوں کے منصوبے کے پہلے قدم کے طور پر ممکنہ 45 دن کی جنگ بندی کی شرائط پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں امریکی ویب سائٹ ایکسی اوس نے ذرائع کے حوالے سے یہ اطلاع دیا ایکسی اوس نے ایک امریکی اہلکار کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ نے حالیہ دنوں میں ایران کو کئی تجاویز پیش کی ہیں لیکن ایرانی حکام نے ابھی تک ان میں سے کسی کو قبول نہیں کیا۔ ذرائع کے مطابق فریقین کے درمیان آئندہ 48 گھنٹوں میں معاہدے کے امکانات بہت کم ہیں۔ اس سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے میگل کو سوشل میڈیا پر ایرانی پاور پلانٹس اور پلوں کو تباہ کرنے کی دھمکی دی تھی اور آبنائے ہرمز کو کھولنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ایکسی اوس کی ایک رپورٹ کے مطابق، تنازعات کے خاتمے کے لیے دو مرحلوں پر مشتمل ایک معاہدہ فی الحال زیر بحث ہے۔ پہلے مرحلے میں 45 دن کی جنگ بندی شامل ہے جس کے دوران امن کی حتمی شرائط پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اگر فریقین کو مذاکرات کے لیے مزید وقت درکار ہے تو اس جنگ بندی میں توسیع کی جا سکتی ہے۔ دوسرے مرحلے میں جنگ کے خاتمے کے لیے ایک معاہدے کو حتمی شکل دینا شامل ہے۔ ایکسی اوس نے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر کھولنے اور انتہائی افزودہ یورینیم پر ایران کے قبضے جیسے مسائل کو حتمی معاہدے کے حصے کے طور پر حل کیا جا سکتا ہے۔ ثالث امریکہ کے لیے اعتماد سازی کے اقدامات پر بھی کام کر رہے ہیں اور ایران کے کچھ مطالبات کو پورا کرنے کے لیے امریکہ کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات کی تلاش کر رہے ہیں۔ دریں اثنا، مسٹر ٹرمپ نے اتوار کو کہا کہ امریکہ ایران کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے اور میگل تک کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے پہلے کہا تھا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان باہمی مذاکرات ہوئے ہیں۔ دریں اثنا، ایران کی وزارت خارجہ نے براہ راست بات چیت سے انکار کیا ہے، لیکن کہا ہے کہ ایران کو امریکہ کی طرف سے ثالثوں کے ذریعے پیغامات موصول ہوئے ہیں کہ وہ تنازع کے خاتمے کے لیے مذاکرات شروع کرنا چاہتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 28 فروری کو امریکہ، اور اسرائیل نے تہران سمیت ایران کے متعدد اہداف پر حملے کیے تھے۔ جوابی کارروائی میں ایران اسرائیلی سرزمین کے ساتھ ساتھ مغربی ایشیا میں امریکی فوجی اڈوں پر حملے کر رہا ہے۔

پاکستان کا یواے ای قرض واپس کرنے کا اعتراف

مالی دباؤ کو سفارتی انداز میں پیش کرنے کی کوشش

اسلام آباد -6 اپریل۔ایم این این۔پاکستان نے متحدہ عرب امارات (یواے ای) سے حاصل کیے گئے اربوں ڈالر قرض کی واپسی کا اعتراف کر لیا ہے، تاہم حکومتی بیانات میں اس اقدام کو معمول کی مالی کارروائی قرار دے کر اس کی حساسیت کو کم ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پاکستان تقریباً 2 ارب ڈالر کا قرض رواں ماہ کے اختتام تک واپس کرنے جا رہا ہے، جو یواے ای کی جانب سے بطور واپڈ فنڈ فراہم کیا گیا تھا۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ یہ ادائیگی بظاہر مالی معاہدوں کے تحت ایک معمول کا حصہ بتائی جا رہی ہے لیکن پس منظر میں پاکستان کی کمزور معاشی صورتحال اور بیرونی مالی انحصار کو ایک بار پھر اجاگر کر رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان کو مسلسل غیر ملکی قرضوں اور تیل آؤٹس پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے، جس کی وجہ سے ملک کی مالی خودمختاری پر سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی وزیر اعظم شہباز شریف کھلے عام یہ اعتراف کر چکے ہیں کہ بیرونی مالی امداد کے لیے رجوع کرنا باعث شرمندگی محسوس ہوتا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یواے ای کو قرض کی واپسی ایک طرف پاکستان کی ادائیگی کی صلاحیت ظاہر کرتی ہے تو دوسری جانب یہ بھی واضح کرتی ہے کہ ملک کو اپنے زرمبادلہ کے ذخائر اور مالی استحکام برقرار رکھنے کے لیے مسلسل دباؤ کا سامنا ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان اس وقت آئی ایم ایف پروگرام سمیت مختلف بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور دوست ممالک کی مدد سے اپنی معیشت کو سہارا دینے کی کوشش کر رہا ہے، جبکہ بڑھتے ہوئے قرضوں اور مالی بحران نے اس کی اقتصادی پالیسیوں کو عالمی سطح پر زیر بحث رکھا ہوا ہے۔

بلوچستان میں پاکستانی فورسز کے ہاتھوں ایک اور بلوچ طالب علم کے مبینہ قتل کا انکشاف

کوئٹہ۔6 اپریل۔ایم این این۔بلوچستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پر ایک بار پھر تشویش بڑھ گئی ہے، جہاں ایک حقوق تنظیم نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستانی فورسز نے ایک اور بلوچ طالب علم کو ماورائے عدالت قتل کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق بلوچ یکجہتی کمیٹی نے اس واقعے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ معصوب میں اس طرح کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس سے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ تنظیم کے مطابق حالیہ واقعہ بلوچستان میں مبینہ ماورائے عدالت ہلاکتوں اور جبری گمشدگیوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس سے قبل بھی انسانی حقوق کے گروپوں نے دعویٰ کیا تھا کہ متعدد افراد جن میں طلبہ بھی شامل ہیں، لاپتہ کیے گئے یا ہلاک پائے گئے ہیں۔ انسانی حقوق کے اداروں نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بلوچستان میں بگڑتی ہوئی صورتحال کا فوری نوٹس لے اور مبینہ خلاف ورزیوں کی شفاف تحقیقات کو یقینی بنایا جائے۔ واضح رہے کہ بلوچستان میں طویل عرصے سے جاری بدامنی، جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت کارروائیوں کے خلاف کوئٹہ سے اسلام آباد تک احتجاجی مظاہرے ہو چکے ہیں۔ پاکستان نے بارہا کہا ہے کہ اس کی فوجی کارروائی عام شہریوں کی بجائے عسکریت پسندوں اور سرحد پار سے آنے والے خطرات کو نشانہ بناتی ہے، جب کہ طالبان حکام اسلام آباد پر اندھا دھند بمباری اور خودمختاری کی خلاف ورزیوں کا الزام لگاتے ہیں۔ شدید متصادم بیانات نے آزادانہ تصدیق کو مشکل بنا دیا ہے، یہاں تک کہ تنازعہ نے سرحد کے قریب رہنے والی بستیوں کے لیے تجارت، نقل و حرکت اور روزمرہ کی زندگی کو متاثر کیا ہے۔ فروری کے آخر سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان لڑائی میں شدت آئی ہے، جو کہ 2021 میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے دونوں پڑوسیوں کے درمیان سب سے سنگین تصادم بن گیا ہے۔ یہ تنازعہ پاکستان کے ان الزامات کی وجہ سے ہوا ہے کہ عسکریت پسند افغانستان کی سرزمین سے کارروائیاں کرتے ہیں، کابل کا دعویٰ انکار کرتا ہے، جب کہ بار بار ہونے والے حملوں اور توپخانے کے تبادلے نے دونوں محاذوں پر شہریوں کی طرف سے بڑھتے ہوئے جھڑپوں میں اضافہ کیا ہے۔

افغانستان پر پاکستانی حملوں میں 761 عام شہری مارے گئے: رپورٹ

کابل۔6 اپریل۔(ایجنسی) اتوار کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق 22 فروری سے اب تک پورے افغانستان میں پاکستانی حملوں میں کم از کم 761 شہری ہلاک اور 626 زخمی ہو چکے ہیں، جو سرحد پار سے بڑھتے ہوئے تنازعے کے تقریباً چھ ہفتوں کی انسانی قیمت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ اعداد و شمار نائب ترجمان محمد اللہ فطرت نے ایکس پر ایک پوسٹ میں جاری کیے ہیں، لیکن ان کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کی گئی ہے اور پاکستانی میڈیا سے منسلک سرکاری اکاؤنٹس نے اسے فوری طور پر مسترد کر دیا ہے۔ فطرت نے کہا کہ اس عرصے کے دوران پاکستانی بمباری نے کابل، قندھار، ننگرہار، پکتیا، پکتیکا، خوست، کنڑ، نورستان اور لغمان صوبوں کو نشانہ بنایا اور دعویٰ کیا کہ ان حملوں میں بڑے پیمانے پر شہری ہلاکتیں اور تباہی ہوئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 407,27 گھر تباہ ہو گئے، اگر تصدیق ہو جاتی ہے تو حالیہ برسوں میں دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی کے سب سے جدید ہتھیار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ 140,1 گھر تباہ ہو گئے، اگر تصدیق ہو جاتی ہے تو حالیہ برسوں میں دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی کے سب سے سامنے آئے ہیں جب پاکستان اور طالبان کے نمائندے اروچگن میں چین کی ثالثی میں مذاکرات کر رہے ہیں جس کا مقصد کشیدگی کو کم کرنا اور ہتھیاروں کی لڑائی کے بعد جنگ بندی کو یقینی بنانا ہے۔ چینی حکام نے کہا کہ مشاورت کا عمل آگے بڑھ رہا ہے، حالانکہ ابھی تک کوئی واضح عوامی نتیجہ سامنے نہیں آیا ہے اور تشدد نے کبھی بھی۔ خاتمی پیشرفت کے باوجود ہونے پر شکوک و شبہات کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ تاہم، پاکستان نے بڑے پیمانے پر شہری ہلاکتوں کے طالبان کے دعووں کو مسترد کیا ہے اور اس کے بجائے کہا ہے کہ تنازعہ بڑھنے کے بعد سے اس کی کارروائیوں میں تقریباً 800 طالبان جنگجو مارے گئے ہیں۔ پاکستان نے بارہا کہا ہے کہ اس کی فوجی کارروائی عام شہریوں کی بجائے عسکریت پسندوں اور سرحد پار سے آنے والے خطرات کو نشانہ بناتی ہے، جب کہ طالبان حکام اسلام آباد پر اندھا دھند بمباری اور خودمختاری کی خلاف ورزیوں کا الزام لگاتے ہیں۔

ایران-اسرائیل جنگ:

ایندھن کی فراہمی، انسانی جانوں، املاک اور ماحولیات کو بھی خاصا نقصان پہنچا

حیدرآباد: ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کے حملے کا پوری دنیا میں وسیع اثر پڑا ہے۔ جہاں خلیجی ممالک کو جان و مال کے لحاظ سے بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے، وہیں عالمی سطح پر ایندھن کا بحران بھی پیدا ہو گیا ہے۔ نتیجتاً لاکھوں لوگوں کے غربت میں دھکیلے جانے کا خدشہ ہے۔ مشرق وسطیٰ کے تنازعہ نے جس میں امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر جنگ مسلط کی ہے، اس نے 29 مارچ کو ایک ماہ مکمل کیا۔ آیئے جانتے ہیں اس جنگ کی اب تک ایران، اسرائیل اور امریکہ سمیت پوری دنیا نے کیا قیمت چکائی ہے۔

جنگ کی انسانی قیمت

(27 مارچ تک)

1,937: ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے نے اطلاع دی ہے کہ، وزارت صحت کے مطابق ، امریکی-اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں ہلاکتوں کی تعداد اب 1500 سے تجاوز کر گئی ہے۔ اس دوران کم از کم 24,800 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ مہلوکین میں 240 خواتین شامل ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مناب میں لڑکیوں کے ایک پرائمری اسکول پر حملے میں 168 طالبات جاں بحق ہو گئی تھیں۔

اسرائیلی ہلاکتیں : ایرانی حملوں میں 19 اسرائیلی ہلاک اور 5,226 زخمی ہوئے۔

امریکی ہلاکتیں: 13 امریکی ہلاک، ہلاک اور 200 زخمی ہوئے۔

خلیجی ممالک میں ہلاکتیں: خلیجی ممالک میں 25 افراد ہلاک ہوئے۔

لبنان میں ہلاکتیں: لبنان میں 1,094 افراد ہلاک اور 3,119 زخمی ہوئے۔

بے گھر افراد: اقوام متحدہ کی پناہ گزین ایجنسی کا کہنا ہے کہ جاری تنازع کے نتیجے میں ایران کے اندر 3.2 ملین افراد اپنے گھروں سے بے گھر ہو چکے ہیں۔

28 168: فروری 2026 کو ایران کے جنوبی شہر مناب میں واقع تجرہ طیبہ) ونی گڈ فری (نامی اسکول کو میزائل حملے سے نشانہ بنایا گیا۔ ایرانی حکام نے تھی ہلاکتوں کی تعداد 165 بتائی ہے۔ جن میں اکثریت 7 سے 12 سال کی لڑکیوں کی ہے۔ حملے میں کم از کم 95 بے گھر زخمی ہوئے۔

85,000: ایران کی بالائی امر سوسائٹی کے سربراہ کے مطابق ، ایران کے خلاف امریکی-اسرائیلی جارحیت کے آغاز کے بعد ، 85,000 سے زیادہ شہریوں کی املاک بشمول گھروں، اسکولوں اور طبی مراکز کو نقصان پہنچا ہے۔

اقتصادی اخراجات

3.7 بلین ڈالر : سنٹر فار سٹریٹیجک اینڈ انٹرنیشنل سٹڈیز (CSIS) کے مطابق ، "آپریشن ایپک فیوری" کے پہلے 100 گھنٹوں پر تقریباً 3.7 بلین ڈالر لاگت آئی ۔ جس کی اوسط تقریباً 891 ملین ڈالر فی دن تھی۔ جن میں سے زیادہ تر معیاری بجٹ میں شامل نہیں تھے۔

800 ملین ڈالر : مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی اڈوں پر ایرانی حملوں کے نتیجے میں تقریباً 800 ملین ڈالر (600 کا نقصان ہوا۔

25 بلین ڈالر سے 30 بلین ڈالر : ایران کے خلاف امریکی قیادت میں جاری فوجی مہم جواب اپنے چوتھے ہفتے میں ہے ، جس سے پہلے ہی امریکی ٹیکس دہندگان کو 25 بلین سے 30 بلین ڈالر کے درمیان براہ راست فوجی اخراجات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

40: بین الاقوامی توانائی ایجنسی کے سربراہ نے چیر کے روز کہا کہ ، ایران کے ساتھ تنازعہ شروع ہونے کے بعد سے ، مشرق وسطیٰ کے نو ممالک میں کم از کم 40 توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

30 سے 40 فیصد: ایران کے جنوبی علاقوں نے خلیجی خطے کی تیل صاف کرنے کی صلاحیت (آئل ریفائنریز) کو 30 سے 40 فیصد کے درمیان نقصان پہنچایا ہے، جس کے نتیجے میں تیل کی عالمی منڈی میں یومیہ 11 ملین بیرل کی کمی ہے۔

25 بلین امریکی ڈالر Rystad : Energy کے اندازوں کے مطابق ، تنازعہ خلیج کے بنیادی ڈھانچے کی مرمت اور بحالی کی لاگت آج تک کم از کم 25 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔

12 بلین ڈالر: ورلڈ ٹریول اینڈ ٹورازم کونسل (WTTC) کا اندازہ ہے کہ ایران میں بڑھتا ہوا تنازعہ پہلے ہی مشرق وسطیٰ میں سفر اور سیاحت کے شعبے پر منفی اثر ڈال رہا ہے۔ اس سے بین الاقوامی زائرین کے اخراجات پر پیسہ کم از کم 600 ملین امریکی ڈالر کا اثر پڑ رہا ہے، کیونکہ جوائنٹ میں کاؤنٹیں، مسافروں کا اعتماد اور علاقائی رابطوں کی مانگ پر دباؤ ہے۔ حسابات سے پتہ چلتا ہے کہ ، تنازع کے پہلے 20 دنوں کے اندر ، سیاحت کی آمدنی میں نقصان 12 بلین ڈالر سے تجاوز کر گیا۔

3,400: تنازع کے پہلے 24 گھنٹوں میں ، ایئر لائنز نے پورے خطے میں 3,400 سے زیادہ پروازیں منسوخ کیں۔ منسوخی اور تاخیر کا ایک رجحان جو اس کے بعد بھی جاری رہا۔

80,000: تنازعہ کے پہلے ہفتے کے دوران ، سیاحوں نے صرف دبئی میں 80,000 سے زیادہ ہوٹلوں کی بکنگیں منسوخ کیں۔ نتیجتاً ، پورے خطے کے ہوٹلوں کو اپنے قبضے کی شرح کو برقرار رکھنے کے لیے زبردست رعایت دینے پر مجبور کیا گیا۔

207 بلین امریکی ڈالر: تنازعات سے پہلے کے تخمینے کے مطابق ، مشرق وسطیٰ کو 2026 میں بین الاقوامی سیاحوں کے اخراجات سے تقریباً 207 بلین ڈالر کی آمدنی متوقع تھی۔ موجودہ پیش رفت بتاتی ہے کہ یہ ہدف اب سنگین خطرے میں ہے۔

178 بلین ڈالر : ورلڈ ٹریول اینڈ ٹورازم کونسل (WTTC) کی 2026 میں مشرق وسطیٰ کے لیے تنازعات سے پہلے کی پیشن گوئی ، جس میں کہا گیا تھا کہ اس سال پورے خطے میں بین الاقوامی سیاحتی اخراجات 178 بلین ڈالر تک پہنچ جائیں گے۔

فرانس نے امریکہ میں ذخیرہ شدہ اپنا سونا فروخت کیا 8.1 ارب یورو کا ہوا منافع

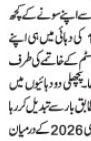

پیرس، 6 اپریل (یو این آئی) بینک آف فرانس نے کہا ہے کہ اس نے نیویارک میں رکھے اپنے بقیہ سونے کے ذخائر کو واپس لے لیا ہے اور اس کی جگہ پیرس میں واقع اپنے ذخائر میں یکساں مقدار کا سونا رکھ لیا ہے۔ بینک کے مطابق یہ مقدار 129 ٹن ہے، جو اس کے سونے کے کل ذخائر کا تقریباً پانچ فیصد ہے۔ فرانس طویل عرصے سے اپنے سونے کے کچھ ذخائر کو فیڈرل ریزرو بینک آف نیویارک میں رکھتا آیا تھا۔ فرانس نے 1960 کی دہائی میں اپنے سونے کو ذخائر کی واپسی کا عمل شروع کر دیا تھا، جب حالات برٹن ووڈس سسٹم کے خاتمے کی طرف بڑھے۔ اس کے باوجود نیویارک میں تھوڑی مقدار میں اب تک سونا رکھا ہوا تھا۔ پچھلی دو دہائیوں میں بینک پرانے یا غیر معیاری سونے کے ذخائر کو جدید بین الاقوامی معیارات کے مطابق بار سے تبدیل کر رہا ہے۔ فرانس نے 2024 کے داخلی جائزے کے بعد جولائی 2025 اور جنوری 2026 کے درمیان امریکہ میں رکھے سونے کو تبدیل کرنے کا عمل مکمل کیا۔ اس عمل میں، براہ راست سونا لانے کے بجائے اسے فرخت کر کے یورپ میں نئے معیار کے گولڈ بار خریدے گئے۔ بینک کے گورنر فرانسس ویلروے ڈی گالہاؤ نے کہا کہ پیرس میں سونے کے نئے ذخائر کو ذخیرہ کرنے کا فیصلہ سیاسی نہیں ہے، بلکہ یہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہے۔ اس اقدام کے نتیجے میں سونے کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے بینک کو تقریباً 13 ارب یورو (15 ارب ڈالر) کا سرمایہ جاتی منافع ہوا۔ اس سے بینک نے 2025 میں 1.8 ارب یورو کا خالص منافع ریکارڈ کیا، جبکہ 2024 میں 7.7 ارب یورو کا خسارہ ہوا تھا۔ فرانس کے سونے کے کل ذخائر تقریباً 437.2 ٹن پر مستحکم ہیں، جو اب مکمل طور پر پیرس میں زیر زمین ذخیرہ کرنے کی سہولیات میں رکھے گئے ہیں۔ بینک نے کہا کہ تقریباً 134 ٹن سونے کو اب بھی جدید معیارات کے مطابق بہتر کرنے کی ضرورت ہے، جو 2028 تک مکمل کرنے کا ہدف ہے۔

گورکھپور: دگوجے ناتھ پی جی کالج میں جدید کمپیوٹر تجربہ گاہ کا افتتاح

کمپیوٹر لیب ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی، تحقیق وجستجو اور اختراع کو فروغ دینے میں طلبہ کے لیے کافی مددگار ثابت ہوگی: وزیر اعلیٰ

علاج کے اخراجات میں حکومت بھرپور مدد کرے گی: یوگی آدتیہ ناتھ

لکھنؤ: 06 اپریل، 2026: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے آج گورکھپور میں مہاراجا پرتاپ شاہی پرشد کے اہم تعلیمی ادارہ دگوجے ناتھ پی جی کالج میں جدید کمپیوٹر تجربہ گاہ کا افتتاح کیا۔ تجربہ گاہ کی تعمیر پچھ بابو کے نام سے مشہور رہے کالج کے سابق استاذ ڈاکٹر پرتاپ شاہی کی یاد میں ان کے خاندان کی جانب سے کرائی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے اس کام کے لیے مرحوم پرتاپ شاہی کے بیٹوں جناب لیہ پرتاپ شاہی اور جناب اتریک شاہی کو مبارکباد دی اور ڈاکٹر شاہی کی یادوں کو سلام کرتے ہوئے خراج عقیدت بھی پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ جی بچھ بابو (مرحوم پرتاپ شاہی) کی گورکش پیٹھ کے تئیں گہری وابستگی کو یاد کرکے جذباتی ہو گئے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ یہ کمپیوٹر لیب ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی، تحقیق وجستجو اور اختراع کو فروغ دینے میں طلبہ کے لیے کافی مددگار ثابت ہوگی۔ کالج میں قائم یہ جدید ترین کمپیوٹر لیب طلبہ کے علم میں اضافے میں نہایت اہم کردار ادا کرے گی۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ یہ پروگرام دگوجے ناتھ پی جی کالج میں طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے پروفیسر مہاراجا پرتاپ شکلا پرشد کے سینئر رکن ڈاکٹر پرتاپ شاہی کی یاد کو خراج پیش کرنے کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔ ہم لوگوں نے مرحوم ہری پرساد شاہی کو نہیں دیکھا تھا، لیکن ان کے بیٹوں خصوصاً ڈاکٹر پرتاپ شاہی کو بہت قریب سے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہم آج بھی کہتے ہیں کہ جاتی ہے اور رشتوں کو کیسے برقرار رکھا جاتا ہے، یہ بچہ بابو سے سیکھا جا سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ ڈاکٹر پرتاپ شاہی گورکھپور کالجز میں کے صدر تھے۔ ایک وقت ریاست اور مرکز دونوں جگہ کالجز کی سطحوں تھیں، لیکن کالجز میں کے ساتھ رہتے ہوئے بھی ڈاکٹر پرتاپ شاہی گورکش پیٹھ کے بے حد عقیدت مند تھے۔ گورکش پیٹھ کے اقدار اور اصولوں کے تئیں ان کی وابستگی اٹوٹ تھی۔ وہ پوجنیہ مہاراج برہمچلین مہنت اودیہ ناتھ جی کے ساتھ ہمیشہ کھڑے رہنے والوں میں شامل تھے۔ انتہائی مشکل حالات میں بھی وہ ساتھ رہے۔ اس موقع پر پی۔ سے پی کے صوبائی نائب صدر وا ایم ایل سی ڈاکٹر دھریندر سنگھ، رکن اسمبلی رشی ترپاٹھی، ریاستی خواتین کمیشن کی نائب صدر چارو چودھری اور گورکھپور کے میئر ڈاکٹر منگیش سریواستو سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

☆ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج گورکھپور میں منعقدہ جنتا درشن کے دوران غریب اور ضرورت مند مریضوں کو یقین دلایا ہے کہ حکومت ان کے علاج کے لیے مالی تعاون فراہم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ سنگین بیماریوں میں مبتلا افراد معیاری اسپتالوں سے علاج کا تخمینہ منگوا کر فراہم کریں، حکومت ان کی بھرپور مالی مدد کرے گی۔ پیر کی صبح گورکھ ناتھ مندر کے مہنت گرو وسے ناتھ اسرتی بھون میں منعقدہ پروگرام کے دوران وزیر اعلیٰ نے تقریباً 200 افراد سے ملاقات کی۔ کرسیوں پر بیٹھے سائلین کے پاس خود جا کر انہوں نے ایک ایک کر کے سب کے مسائل سنے اور موقع پر موجود افسران کو ان کے فوری تدارک کی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے افسران کو سختی سے ہدایت دی کہ جو لوگ علاج کے لیے مالی مدد کے طالب ہیں، ان کے تخمینے کی کارروائی جلد مکمل کر کے حکومت کو ارسال کی جائے تاکہ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ سے رقم جاری کی جا سکے۔ انہوں نے حکام کو تاکید کی کہ ہر مظلوم اور ضرورت مند کے ساتھ ہمدردانہ اور حساس رویہ اختیار کیا جائے اور انہیں مطمئن کرنا یقینی بنایا جائے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اگر کوئی مستحق شخص حکومتی فلاحی اسکیموں سے محروم ہے، تو اسے فوری طور پر ان کا فائدہ پہنچایا جائے۔ ملاقات کے دوران ایک خاتون اپنے اہل خانہ کے کینسر کے علاج کے لیے مالی امداد کی درخواست لے کر پہنچی۔ وزیر اعلیٰ نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کسی بھی بڑے سرکاری اسپتال سے علاج کا تخمینہ منگوا کر دیں، حکومت علاج میں آپ کی مکمل مدد کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے عوام کو مطمئن کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت میں کسی کو پریشان ہونے یا ذرے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ہر مسئلے کا موثر حل نکالنا حکومت کی ترجیح ہے۔

علم دین سے واقف ہونا انتہائی ضروری: مولانا سید کلب جواد نقوی

مقصد حسینی ٹرسٹ کے تحت منعقد شعبان کلاسیز کے ہونہار طلبا وطالبات کو انعامات تقسیم

لکھنؤ، 6/اپریل۔ کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کی جانب سے شعبان المعظم میں منعقد کئے گئے شعبان کلاسیز کے امتحان میں کامیاب طلبا وطالبات کیلئے تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔ ٹرسٹ کے ترجمان ایس ایم امن کی اطلاع کے مطابق گذشتہ روز کشمیری محلہ واقع ایم ایچ ہال میں تقریب تقسیم انعامات کا آغاز تلاوت ربانی سے قاری محمد حسن نے کیا۔ پروگرام کی صدارت شاہی آصفی مسجد کے امام ویکس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض مولانا علی اعظم موسوی نے انجام دیے۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر الہ آباد ہائی کورٹ لکھنؤ بنچ کے جج جسٹس سید قمر حسن رضوی نے شرکت کی۔ امتحان میں اول مقام حاصل کرنے والی تحسین فاطمہ کو سرٹیفکیٹ تفویض کرنے کے ساتھ ہی عراق واقع مقدس شہر کربلائے معلّیٰ کی زیارت پر بھیجنے کا اعلان کیا گیا جبکہ دوسرا مقام حاصل کرنے والی طالبہ کنیز صفوی نقوی کو ریفریجریٹر (فریز) اور سرٹیفکیٹ سے سرفراز کیا گیا اور امتحان میں تیسرا مقام حاصل کرنے والی 2 طالبات کنیز زہرا نقوی اور فرزانہ رضوی کو کولر اور سرٹیفکیٹ تفویض کیا گیا۔ اسی طرح امتحان میں نمایاں مقام حاصل کرنے والی ارہد فاطمہ، اریش شاداب، محبت زہرا عابدی، میثم مرزا مطیعی فاطمہ، اسماء فاطمہ، اریبہ فاطمہ، ابرار حسین، ہمتاز فاطمہ، انیہ فاطمہ، جوہر جہاں، مریم فاطمہ، اقرا نقوی کو بھی تحسین انعامات و سرٹیفکیٹ دے کر سرفراز کیا گیا۔ پروگرام میں مفتی تنج واقع کتب امامیہ مہدی تنج واقع کربلا عظمت الہدا، بہار، کربلا ملکنور، مفتی تنج واقع مسجد حیدری، حسین آباد واقع رئیس منزل اور کشمیری محلہ واقع ایم ایچ ہال مراکز کے کامیاب تقریباً 250 طلبا وطالبات کو بھی انعامات واسناد سے کر حوصلہ افزائی کی گئی۔ مولانا سید کلب جواد نقوی نے اپنی صدارتی تقریر میں علم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دنیاوی علم کے ساتھ ساتھ ہمیں علم دین سے واقف ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ دینی علم ہی ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔ مولانا نے ٹرسٹ کی کارکردگی کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارہ نے وقتاً فوقتاً اصلاحی پروگرام منعقد کرکے قوم میں دینی بیداری پیدا کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ لائق تحسین ہے اور مولانا رضا حسین رضوی اس کے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ پروگرام میں ڈاکٹر حیدر مہدی، سماجی کارکن جاوید صاحب جدوء، کاروان نور کے نہال حیدر، انتظار حسین عابدی، ایاپی، محمد عباد، صارم مہدی، جنیوب، نہال حیدر، کبڑ عباس، باقر امام، نذر امام، صارم مہدی، جنیوتوب کے علاوہ مولانا ارشد حسین موسوی، مولانا نذر عباس، مولانا عاشر مہدی زیدی، مولانا ہیثم احمد، مولانا علی ہاشم، مولانا رضا حسین جروی، مولانا ظہیر اقبال، مولانا کلب عابد، مولانا محمد علی نقوی، مولانا جاوید مصطفوی، مولانا ابوالفضل، مولانا تسنیم مہدی، گوہر رفع پوری وغیرہ کے علاوہ متعدد دانشور، سماجی کارکن و معزز شخصیات موجود تھیں۔ آخر میں آل انڈیا شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن، صاحب الخیر مسجد کے امام جمعہ اور ٹرسٹ کے سرپرست مولانا سید رضا حسین رضوی نے جمی مہمانوں سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کامیاب طلبا وطالبات کے روشن مستقبل کی دعا کی۔ اس موقع پر قاری محمد یونس، کمیل حیدر، توحید میاں، شاذ رضوی، مرزا حسن شیخ کمیل وغیرہ، باطور والنٹیر موجود رہ کر پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ شب 9 بجے شروع ہوا پروگرام رات شب تک جاری رہا۔

مومنین سید واڑہ نے نمائندہ آیت خامنہ ای سے کی ملاقات

ایران کے روحانی پیشوا و دیگر کی شہادت کی تعزیت اور ہدیہ پیش کیا

لکھنؤ (پریس ریلیز) 06/اپریل، 2026) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای و دیگر افراد کی شہادت پر سید واڑہ بارہ بنکی کے مومنین نے اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں آیت اللہ خامنہ ای کے ہندوستان میں نمائندے ڈاکٹر عبد الجبیر حکیم الٰہی سے ملاقات کر کے رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی جعفر زیدی (سگھورہ) اور ذیشان حیدر نے اظہار کیا اور ایران کیلئے مالی امداد پیشکش کی۔ سید واڑہ، بارہ بنکی کی قیادت میں اسنورہ کے ساتھ پردھان محمد کفیل زیدی، محمد حسین زیدی، نبیل زیدی (موضع اسنورا) اور محمد اختر زیدی، شفاء الحسن (موتک پور)، رضوان مصطفیٰ (بارہ بنکی) کے ساتھ ہمارا یسر ماسٹر اسد عباس (جرگانواں)، علی حسینی خامنہ ای و دیگر کی شہادت پر تعزیت کا ملاقات کی اور رہبر معظم کی شہادت پر تعزیت کی اور سید واڑہ بارہ بنکی کی جانب سے آغا کی خدمت میں ایران کے لیے ہدیہ پیش کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبد الجبیر حکیم الٰہی نے بھی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی دی اور ایران کی کامیابی کیلئے خصوصی دعا کرنے کی اپیل کی۔

بیگم حضرت محل کی یاد میں سالانہ تقریب آج

لکھنؤ (6/اپریل) بیگم حضرت محل میموریل کمیٹی کے زیر اہتمام مجاہد آزادی، اودھ کی رانی ماتا، بیگم حضرت محل کے 147 ویں یوم شہادت کے موقع پر سالانہ تقریب کل 7/اپریل 2026 کو صبح 8-30 بجے سے بیگم حضرت محل پارک حضرت گنج نزد یو پی پریس کلب میں ہوگی۔ جس کا افتتاح لہ آباد پی کوٹ لکھنؤ بنچ میں سینئر جج جسٹس سید قمر الحسن رضوی صاحب کریں گے۔ انجمن ہندو مہا پریشد کے ڈپٹی کنوینر منیش ورما اور سنگھ صدارت میں ہونے والی تقریب میں ایرا میڈیکل یونیورسٹی کے ایسوسی چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مراد علی مہدی بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ سینٹرل بار سوسی ایشن کے صدر جناب اکملیش جیسوال ایڈوکیٹ بطور مہمان اعزازی شرکت کریں گے۔ سوامی کے بھائی عبد الناصر بصر خطبہ استقبالیہ پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ دیگر مقررین بھی بیگم حضرت محل اور ہندو مجاہدین آزادی کی قربانیوں، خدمات پر روشنی ڈالیں گے۔

اسٹیٹ تکمیل الطب کالج میں پدم شری پروفیسر حکیم سید ظل الرحمن کا توسیعی خطبہ

لکھنؤ۔ اسٹیٹ تکمیل الطب کالج کے حکیم عبد العزیز ہال میں پدم شری پروفیسر حکیم سید ظل الرحمن نے "طب یونانی کے بنیادی نکتہ" کے عنوان سے اپنا توسیعی خطبہ پیش کیا۔ حکیم سید ظل الرحمن نے بتایا کہ ان کا اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اور خاندان عزیزی سے ستر سال سے زیادہ کا تعلق ہے۔ اس کا اظہار ان کی کتابوں سے ہوتا ہے۔ اب تک حکیم سید ظل الرحمن نے تکمیل الطب اور خاندان عزیزی کے اطبا پر سات کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔ حکیم سید ظل الرحمن خاندان عزیزی کے فرزند جلیل شفاء الملک خاص شاگرد تھے۔ شفاء الملک حکیم سید ظل الرحمن کو بہت عزیز رکھتے۔ حکیم سید ظل الرحمن نے اپنے خطبہ میں طب یونانی کے بنیادی نظریات کی بہت ہی خوبصورت اور علمی انداز میں وضاحت فرمائی اور طب یونانی کے اصل آغاز پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حکیم سید ظل الرحمن نے کہا کہ انھوں نے دنیا کے چالیس سے زائد ممالک کا سفر کیا ہے۔ ان ممالک میں یونانی اطبا بکثرت کی سرزمین خاص طور سے شامل رہی ہیں۔ انھوں نے ابن سینا کی جائے پیدائش افشنہ کے علاوہ بخارا، سمرقند، اصفہان اور دیگر مقامات کی زیارت کی ہے۔ اسی طرح ابو الطب (بقراط) کی جائے پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے وہاں موجود بقراط کے لگائے ہوئے درخت کا بھی ذکر کیا ہے، یہ درخت دو ہزار سال سے آج بھی قائم ہے۔ اسٹیٹ تکمیل الطب کالج کے پرنسپل پروفیسر عبد القوی صاحب نے کالج پاکٹیل، فارسی، شعبہ علم الادویہ اور شعبہ علم الصیدلہ کی تجربہ گاہوں کا بالخصوص دورہ کرایا۔ حکیم سید ظل الرحمن نے انہیں دیکھ کر اطمینان و مسرت کا اظہار کیا۔ تجربہ گاہوں میں موجود اہم اور قیمتی مشینوں کو دیکھ کر انھوں نے کالج کے پرنسپل کی مساعی اور حسن انتظام کی کھل کر تعریف کی۔ پروفیسر عبد القوی نے اپنے استقبالیہ خطبہ میں حکیم سید ظل الرحمن کی حیات وخدمات کا تعارف پیش کیا۔ ان سینئر کیڈیٹ کی بالخصوص ذکر کرتے ہوئے پی جی کے طلبا اور اساتذہ کہا کہ آپ لوگ وہاں جائیں اور آیئے کے ذخیرہ سے مستفید ہوں۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی نے کی۔ انھوں نے حکیم سید ظل الرحمن کے علمی اور تحقیقی کارناموں کو تفصیل سے بیان کیا۔ آخر میں طلبا نے کالج کا ترانہ پیش کیا۔ پروفیسر عطاء اللہ خاں نے تمام مہمانوں اور طلبا و اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں پروفیسر محمد شاہد شیروانی، پروفیسر منی رام سنگھ، ڈاکٹر عبد الملک، پروفیسر، عبد الحکیم، پروفیسر نظام الحق، ڈاکٹر ابو بکر، جلالپوری وغیرہ اور طلبا کی کثیر تعداد نے شرکت۔

محمد ساجد انصاری کی شاندار کامیابی، آر او امتحان میں 25 ویں رینک حاصل کی

بارہ بنکی: اتر پردیش پبلک سروس کمیشن (UPPSC) کی جانب سے منعقدہ ریویو آفیسر (RO) امتحان کا نتیجہ 5 اپریل 2026 کو جاری ہوا، جس میں بھگولی، ضلع بارہ بنکی کے محمد ساجد انصاری نے 25 ویں رینک حاصل کر کے اپنے علاقے کا نام روشن کر دیا۔ اس نمایاں کامیابی پر ضلع بارہ بنکی اور اطراف میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ محمد ساجد انصاری کی اس کامیابی پر اہل خانہ، احباب اور علاقے کے معززین نے انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمنائیں کا اظہار کیا ہے۔ ساجد نے محدود وسائل کے باوجود جس محنت لگن اور استقامت کے ساتھ یہ مقام حاصل کیا، وہ بارہ بنکی کے طلبہ کے لیے ایک قابل تقلید مثال بن کر سامنے آئی ہے۔ ساجد انصاری نے اپنی کامیابی کو والدین، اساتذہ اور اپنی مسلسل محنت کا ثمر بتاتے ہوئے کہا کہ یقیناً اس کامیابی سے حوصلے بلند ہوئے ہیں، لیکن یہ کامیابی میری آخری منزل نہیں ہے بلکہ منزل کی طرف سو کا ایک قدم ہے۔ میرا ہدف آئی اے ایس بننا ہے اور اس کے حصول کے لیے میری جدوجہد مسلسل جاری رہے گی۔ اس موقع پر ساری کی کارکن مرحوم کے کارکن گلزار کمیل (قاضی) نے ساجد انصاری کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ محمد ساجد انصاری کی یہ کامیابی محض ایک فرد کی کامیابی نہیں بلکہ ہمارے تعلیمی و سماجی منظرنامے کے لیے ایک مینارۂ روشنی ہے۔ موجودہ سائبر جرائم اور ڈیجیٹل ماحول میں یہ کامیابی اس حقیقت کو عیاں کرتی ہے کہ محدود وسائل اور نامساعد حالات کے باوجود استقامت کے ساتھ کی جانے والی جدوجہد مسلسل نشان کو لیکن کامیابی سے ہمکنار ضرور کرتی ہے۔

وزیر داش آزاد انصاری نے اپنے زیر انتظام ضلع للت پور میں ترقیاتی کاموں اور قانون ونظم وسُرق سے متعلق مختلف موضوعات پر کلکٹریٹ کے اجلاس ہال میں جائزہ میٹنگ کی۔ میٹنگ کے دوران متعلقہ افسران کو ہدایت دی گئی کہ ترقیاتی منصوبوں کو مقررہ وقت کے اندر اور معیاری طریقے سے مکمل کیا جائے اور قانون ونظم وسُرق کو مضبوط بنانے کے لیے موثر کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔

سید سالار مسعود غازیؒ پر بیان، سیاسی حلقوں میں شدید ردعمل

مسلم مجلس کے جنرل سکریٹری عرفان قادری نے وزیر اعلیٰ کے بیان کو افسوسناک اور قابل مذمت قرار دیا

لکھنؤ، 06 اپریل: (پریس ریلیز) اتر پردیش کی سیاست میں اس وقت ایک حساس بحث چھڑ گئی ہے جب ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ایک بیان کو لے کر مختلف حلقوں میں تشویش اور ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق وزیر اعلیٰ نے معروف بزرگ صوفی سید سالار مسعود غازیؒ کے متعلق سے ایسا تبصرہ کیا ہے جسے بعض طبقات نے جانبدارانہ اور دل آزار قرار دیا ہے۔ اس معاملے پر مسلم مجلس اتر پردیش کے جنرل سکریٹری عرفان قادری نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن شخصیات کو ایک بڑا طبقہ عقیدت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے، ان کے بارے میں اس نوعیت کی زبان استعمال کرنا نہ صرف غیر ذمہ دارانہ ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔ اپنے بیان میں عرفان قادری نے وزیر اعلیٰ پر تنقید کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ موجودہ حکومت کے طرز عمل پر کئی سوالات اٹھتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد بعض سنگین مقدمات جن میں گورکھپور سے متعلق دفعہ 302 کا کیس بھی شامل بتایا جاتا ہے کو واپس لینے یا ختم کرانے کی باتیں سامنے آتی رہی ہیں، جس پر شفاف وضاحت ہونی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت میں شامل کئی وزراء پر بھی مختلف نوعیت کے مقدمات زیر سماعت ہیں، اور عوام ان معاملات میں جوابدہی کی توقع رکھتے ہیں۔ عرفان قادری نے مزید کہا کہ ایک آئینی عہدے پر فائز شخصیت کو پورے صوبے کے عوام کا نمائندہ ہونا چاہیے نہ کہ کسی ایک طبقے یا نظریے تک محدود رہنا چاہیے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ موجودہ دور حکومت میں مسلمانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے، خواہ مذہبی مقامات جیسے مساجد، مزارات اور مدارس کا معاملہ ہو یا دیگر سماجی امور۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں امن و بھائی چارہ برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ قیادت تحمل، بردباری اور انصاف کا مظاہرہ کرے اور ایسے بیانات سے گریز کرے جو معاشرے میں تفریق پیدا کریں۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ اس طرح کے بیانات اور ان پر آنے والے ردعمل نہ صرف سیاسی درجہ حرارت کو بڑھاتے ہیں بلکہ عوامی سطح پر بھی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ مختلف سماجی اور مذہبی تنظیموں نے بھی اس معاملے پر تحمل سے غور کرنے اور ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔

تکمیل زندگی کا پتہ ڈھونڈتے رہے ☆ ہم عمر بھر فنا میں بقا ڈھونڈتے رہے

بزم افقر بارہ بنکی کے تحت سالانہ غیر طرحی نشست کا انعقاد

بارہ بنکی پریس ریلیز، معروف ادبی تنظیم بزم افقر کے تحت سالانہ غیر طرحی نشست باوقار انداز میں منعقد ہوئی شہر کے معروف تعلیمی ادارہ شیخ فرزند علی میموریل اسکول میں منعقدہ اس ادبی نشست کی صدارت جاوید ایڈوکیٹ نے اور نظامت صفیر نوری نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے معید رہبر لکھنوی، غم فیض آبادی اور محسن قدوائی رامی رہبر نے محفل کی شرعات آتش لکھنوی کی نعت خوانی سے ہوئی نشست میں شریک شعراء کے منتخب اشعار حسب ذیل ہیں:

محبت سے ہی حیات میں آرے گا انقلاب
لاچار بن کے وقت گزارا نہ کیجئے
جاوید ایڈوکیٹ

میں آئینہ ہوں کدورت مرا شعار نہیں
اسی لئے مری بستی کسی پہ بار نہیں
معید رہبر لکھنوی

زخم سینے میں پال سکتا ہوں
سیکڑوں غم سنبھال سکتا ہوں
ایڑیاں کاٹ دی ہیں ظالم نے
پھر بھی زخم نکال سکتا ہوں
ضمیر فیض

کہیں پہ قول کہیں پر بیان کی لغزش
سزا ملی ہے ہمیشہ زبان کی لغزش
محسن قدوائی

آزمائش سے گزرنا تو پڑے گا تم کو
کیوں کہ آسان نہیں ہوتا مسلماں ہونا
امیر حمزہ اعظمی

ہم عمر بھر فنا میں بقا ڈھونڈتے رہے
تکمیل زندگی کا پتہ ڈھونڈتے رہے
کہاں کھو گئی ہے وہ طاقت تمہاری
دکھایا تھا تم نے جو پانی پہ چل کے
حافظ یوسف

ہوتی ہیں ہر کسی سے ہی نادانیاں بہت
پتلا ہے یہ تو خاک کا یہ دیوتا نہیں
ڈاکٹر فرقان

سب نا سمجھ ہیں صرف سمجھدار آپ ہیں
یہ ذہنیت بتاتی ہیں بیمار آپ ہیں
تابش بارہ بنکوی

کر کے تقریر لے لئے پیسے
اس لئے بات با اثر نہ ہوئی
صباحی تاثیر آبادی

مرتے دم تک وہ مجھے دل سے دعائیں دے گی
ہے ابھی گھر میں بہت ماں کی ضرورت مجھ کو
سبھاش لکھنوی

دشمن تھے جو کل آج مرے ساتھ کھڑے ہیں
یہ میری دعاؤں کا نتیجہ تو نہیں ہے
سفیان بارہ بنکوی

بزم کی آئندہ نشست حسب روایت طرحی ہوگی یہ اعلان کرتے ہوئے امیر حمزہ اعظمی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

صفیر نوری

وہ کر رہا ہے ایکشن میں سیکڑوں وعدے
اتار لایا ہے وہ آسمان کاغذ پر
کاوش شوقی

ابھی کھولے نہیں ہیں اس نے گیسو
ابھی ماحول کچھ مہکا نہیں ہے
سحر ایوبی

دونوں آپس میں لازم و ملزوم
داستاں تیری میرا افسانہ
عبید عزمی

اب حکومت کے یہ معیار ہوا کرتے ہیں
جج جو بولیں وہ گرفتار ہوا کرتے ہیں
عقیل غازی پوری

اس ہے وفا کی باتوں پہ مجھ کو بھی اعتبار
اک بار ہو گیا تھا دوبارہ نہیں ہوا
ارشاد بارہ بنکوی

میں شاعر ہوں مجھے ہر پل غزل آواز دیتی ہے
نیا اک شعر کہہ کے پل غزل آواز دیتی ہے
آتش لکھنوی

تم اگر بے خبر نہیں ہوتے
فاصلے اس قدر نہیں ہوتے
دردفیض خاں

دشمنوں کو دعا ہی دیتے ہیں
ہم نبی کے اصول رکھتے ہیں
اعظم تبریشی

میرے بعد جو آؤ سے وہ بھی میرا غم محسوس کرے
قیس نے تپتا چھوڑ دیا ہے صحرا کے میدانوں کو
طلحہ لکھنوی

خدایا قصر لاہوت سے لے آئے کوئی
جائے مجھ کو مرے تابوت سے لے آے کوئی
مرحم لکھنوی

ہر لفظ سخن مست مگن بول رہا ہے
اشعار میں فنکار کا فن بول رہا ہے
ڈاکٹر شمیم فاروقی

اک وہ لڑکی جو مرے جسم میں پیتی تھی کبھی
چھوڑ کر چل دی مجھے اپنی ضرورت کے لئے
اسد لکھنوی

ساغر ناب کی احباب کی رعنائی کی
ہم کو عادت نہیں اس درجہ پذیرائی کی
عاقب حیدر

اودھ نامہ

دیدی کی مشکلات میں اضافہ

رواں مہینہ میں ہی مغربی بنگال میں اسمبلی انتخابات ہونا ہیں جس کی شروعات 23/اپریل سے ہورہی ہے۔ جیسے جیسے انتخابات قریب آرہے ہیں ویسے ویسے سیاسی فضائیں گرمائیں رہی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی سبھی صورت میں بنگال سے ممتا دیدی کو بے دخل کردینا چاہتی ہے۔ اس کے لئے اس نے نہ صرف یہ کہ گزشتہ پانچ برس تک تیاریاں کی ہیں بلکہ ہر گذرتے دن کے ساتھ اس کی جارحیت میں اضافہ بھی ہوتا جارہا ہے۔ ممتا پر پہلا حملہ تو اسپیں آئی آر کے توسط سے کیا گیا ہے جس پر ممتا کی بے چینی سامنے آچکی ہے اور انھوں نے اس کے دفاع میں بڑے اقدامات کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ اور اب بھی وہ ان تمام لوگوں کو تبلی اور تشفی دلانے کی کوشش کررہی ہیں جنھیں ووٹر کی فہرست سے خارج کردیا گیا ہے۔ وہ ان کے لئے قانونی امداد فراہم کرانے کا وعدہ بھی کررہی ہیں، لیکن اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا کہا نہیں جاسکتا۔

آپ کے علم میں ہے کہ جب جولائی 2023 میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی مرکزی قیادت نے راجیہ سبھا کے لیے نائیندرے رائے عرف انت مہاراج کو منتخب کیا تو راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے اندر شدید ناراضگی دیکھنے میں آئی تھی۔ مقامی سطح پر آر ایس ایس کے کئی ذمہ داران کا خیال تھا کہ پارٹی کو کسی ایسے شخص کو آگے لانا چاہیے تھا جو اس کی نظریاتی بنیادوں سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ جڑا ہوا ہو۔ انت مہاراج وہ شخصیت تھے جو مغربی بنگال سے الگ ریاست 'گورکھ لینڈ' کے قیام کی تحریک کی قیادت کر چکے تھے۔ لیکن حیرت میں اضافہ تو اس وقت ہوا جب انت مہاراج بلا مقابلہ منتخب بھی ہوگئے اور انتخاب کے فوراً بعد انہوں نے اپنی علیحدہ ریاست کی مانگ ترک کردی۔ یہ صورتحال ترنمول کانگریس یعنی ممتا دیدی اور آر ایس ایس دونوں کے لیے قابل قبول محسوس ہوئی۔ اور پھر جب فروری 2026 میں مغربی بنگال حکومت نے انت مہاراج کو ریاست کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز 'بنگ وبھوشن' سے نوازا تو ایک بار پھر سیاسی حلقوں میں سوالات اٹھنے لگے۔ تجزیہ کاروں نے اسے وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی قرار دیا، جس کا مقصد اسمبلی انتخابات سے قبل آر ایس ایس اور بی جے پی کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا تھا۔ یوں بھی ممتا بنرجی اور آر ایس ایس کے تعلقات ہمیشہ حالات کے مطابق بدلتے رہے ہیں۔ 2011 سے پہلے جب ممتا کو بائیں بازو کی جماعتوں سے مقابلہ درپیش تھا، اس وقت وہ آر ایس ایس کے کارکنوں کو دیش بھکت' قرار دیتی تھیں۔ اقتدار میں آنے کے بعد انہوں نے تنظیم کے بعض عناصر کی تعریف بھی کی۔ لیکن جیسے جیسے سیاسی حالات بدلتے گئے اور انتخابات قریب آئے، یہ تعلقات کشیدگی میں تبدیل ہوگئے۔ اور آج صورت حال یہ ہے کہ ترنمول کانگریس مسلسل آر ایس ایس کو بی جے پی کے بنگال مخالف ایجنڈے، فرقہ وارانہ سیاست کو ہوا دینے اور ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر نام خارج کرنے کے عمل کے پیچھے بنیادی قوت قرار دے رہی ہے۔

دوسری جانب آر ایس ایس نے بھی اپنی حکمت عملی میں سوچی سمجھی تبدیلی پیدا کی ہے۔ اب وہ صرف نظریاتی اثر و رسوخ تک محدود نہیں بلکہ زمینی سطح پر براہِ راست انتخابی سرگرمیوں میں بھی فعال کردار ادا کررہی ہے۔ تنظیم کے ایک سینئر رہنما جیشنو باسو کے مطابق یہ انتخابات بنگال کے لیے انتہائی اہم ہیں اور بنگالی ہندوؤں کے وجود کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ بی جے پی کے تقریباً 40 فیصد امیدوار ایسے ہیں جنہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز آر ایس ایس کے کارکن یا پرچارک کے طور پر کیا۔ اس کے بعد انہیں پارٹی سیاست میں لایا گیا۔ ایک بائیں بازو کے کارکن کے مطابق شہری علاقوں میں امیر بی جے پی حامی عموماً پولنگ ڈیوٹی جیسے کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے، جس کی تلافی دیہی علاقوں میں آر ایس ایس کے کارکن کرتے ہیں۔ تنظیم نے چار اہم جغرافیائی خطوں پر توجہ مرکوز کی ہے جہاں انتخابات کے نتائج کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔ آر ایس ایس کے ایک کارکن نے بتایا کہ سرحد پار بنگلہ دیش کے علاقوں میں جماعتِ اسلامی کو انتخابات میں ملی کامیابی ہمارے لیے ایک بڑی تشویش کا سبب ہے۔ مغربی بنگال کے شہری اور صنعتی علاقوں۔ جیسے کولکاتہ، ہاوڑہ اور آسنسول میں، جہاں ووٹر لسٹ سے سب سے زیادہ نام خارج کیے گئے ہیں، آر ایس ایس لاپتا ووٹروں کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے 'مدد بھاؤ میٹنگز' منعقد کررہی ہے۔ جہاں ہندی بولنے والوں کی بڑی تعداد موجود ہے، وہاں آر ایس ایس مقامی مسائل سے جڑے جذبات کو اپنے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ آر ایس ایس کی سرگرمیاں بھارتیہ جنتا پارٹی یا ترنمول کانگریس کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گی یا نقصان دہ؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر شدت کے ساتھ بحث جاری ہے۔ یہ بھی اڑایا جارہا ہے کہ ممتا بنرجی خود دراصل آر ایس ایس کی ہی پیداوار ہیں اور تنظیم انہیں بنگال سے ہٹانا نہیں چاہے گی۔

دوسری طرف مسلم ووٹروں کو بھٹکانے یا بہکانے کے لئے اویسی صاحب (جن کے حوصلے بہاری پچاس سیٹیں ہرواکر اور پانچ سیٹیں جیت کر حوصلے بلند ہیں) نے ہمایوں کبیر 0 جنھوں نے بنگال میں بابری مسجد بنوانے کا اعلان کر کے سرخیاں بٹوریں) سے ہاتھ ملالیا ہے جو بھولے بھالے قسم کے مسلمانوں کو ورغلا کر ممتا کے ووٹ کٹوانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اور اس سے یقیناً ممتا کو ضرر ہوں گی۔

ہرجندر

ایف سی آر اے ترمیم 2026: فلاحی و مذہبی تنظیموں کی خودمختاری کو خطرہ

کیرالہ کے ملانکارا چرچ کے حوالے سے سینٹ تھامس عیسائی برادری کے دو دھڑوں کے درمیان ملکیت اور انتظام کی کشمکش اب اس نہج تک پہنچ چکی ہے جہاں عدالتی مداخلت اور بینک کھاتوں کے جمّد ہونے جیسے اقدامات دیکھنے میں آئے ہیں۔ یہ تنازعہ کوئی نیا نہیں بلکہ تقریباً ایک صدی پرانا ہے، تاہم اب ایک نئی تشویش نے جنم لیا ہے، جو غیر ملکی چندہ (رگولیشن) ترمیمی بل 2026 سے متعلق ہے اور یہ خدشات دونوں فریقوں میں یکساں طور پر محسوس کیے جارہے ہیں۔ گزشتہ کئی برسوں سے ملانکارا چرچ سے وابستہ مختلف گروہوں کے متعدد کیس کھاتے جاری قانونی تنازعات کی وجہ سے جمّد ہیں۔ چرچ، مدارس، اسپتالوں اور تعلیمی اداروں سمیت کئی فلاحی اداروں کے مالی غیر تشخیصی سوسوحل کے باوجود اپنی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ اہم تنازعہ یہ ہے کہ ان تمام مشکلات کے باوجود ایک بنیادی یقین موجود تھا کہ کمیونٹی کی کاوشوں اور وقتاً فوقتاً ملنے والی غیر ملکی امداد کے ذریعے جو اثاثے دہائیوں میں تعمیر کیے گئے ہیں، وہ ان کی ملکیت ہی رہیں گے اور ان پر صرف عدالتی فیصلوں کا اثر ہوگا۔

لیکن اب ایف سی آر اے 2026 کی صورت میں یہ یقین متزلزل ہوگیا ہے۔ 25 مارچ 2026 کو پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے اس بل میں غیر ملکی فنڈنگ کے نظام میں بڑی تبدیلیاں تجویز کی گئی ہیں۔ سب سے زیادہ تنازعہ اس شق پر ہے جو مرکزی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ اگر کسی ادارے کا ایف سی آر اے رجسٹریشن منسوخ ہو جائے، ختم ہو جائے، رضاکارانہ طور پر چھوڑ دیا جائے یا اس کے تجدید نہ ہو سکے، تو حکومت اس کی املاک پر قبضہ کر سکتی ہے۔ یہ شق ان اداروں کے لیے خاص طور پر تشویشناک ہے جو پہلے ہی قانونی تنازعات میں الجھے ہوئے ہیں۔ عدالتی کارروائی، انتظامی پیچیدگیاں یا محض تکنیکی تاخیر بھی ایسی صورتحال پیدا کرسکتی ہیں جہاں ادارے اپنی جائیدادوں اور وسائل سے محروم ہوجائیں۔ اس سے نہ صرف اداروں کی بقا بلکہ ان کی برسوں کی محنت بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ ہندوستان میں ہزاروں غیر سرکاری تنظیمیں، مذہبی ادارے، تعلیمی مراکز اور فلاحی ٹرسٹ غیر ملکی فنڈنگ پر انحصار کرتے ہیں۔ ان میں سے کئی ادارے مسلسل بیرونی امداد حاصل نہیں کرتے بلکہ مخصوص منصوبوں یا ممدود مدت کے لیے ہی امداد لیتے ہیں۔ ایسے حالات میں جب بیرونی فنڈنگ فعال طور پر نہیں آ رہی ہوتی، تو اوسے اکثر ایف سی آر اے کی تجدید کو ترجیح نہیں دیتے۔

نئی ترامیم کے تحت یہی صورتحال ایک سنگین مسئلہ بن سکتی ہے۔ اگر کسی ادارے نے صرف اس لیے تجدید نہیں کرائی کہ اسے بیرونی فنڈنگ کی ضرورت نہیں تو کیا اس کی املاک خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ اس طرح ایک انتظامی یا تکنیکی کوتاہی، چاہے وہ ادارہ نہ بھی ہو، ادارے کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ سینئر صحافی جان دیال نے اس مجوّزہ قانون کو 'سخت اور جابرانہ قدم' قرار دیتے ہوئے اس کا موازنہ ان غیر متنازع قوانین سے کیا ہے جو انقلابی برادریوں کو متاثر کرتے رہے ہیں۔ ان کے مطابق ایف سی آر اے میں مجوّزہ ترمیمات کا براہِ راست اثر عیسائی اداروں پر پڑ سکتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے وقف سے متعلق قوانین مسلم تنظیموں کی املاک کو متاثر کر سکتے ہیں۔

تاہم یہ خدشات کسی ایک برادری تک محدود نہیں ہیں۔ صحت، تعلیم، قدرتی آفات میں امداد اور سماجی بہبود کے شعبوں میں سرگرم مختلف شہری تنظیموں کا ماننا ہے کہ یہ بل ان کی خودمختاری کو کمزور کرسکتا ہے۔ ان میں سے بہت سی تنظیموں نے مقامی تعاون اور وقف سے وقف سے ملنے والی غیر ملکی امداد کے ذریعے اسکول، اسپتال اور کمیونٹی مراکز قائم کیے ہیں۔ بعد میں جب انہیں بیرونی فنڈنگ کی ضرورت نہ رہی تو انہوں نے ایف سی آر اے کی تجدید نہیں کرائی مگر اب ان اثاثوں کے سرکاری قبضے میں جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ منیش تیواری اس مسئلے کو آئینی زاویے سے دیکھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ بل سنگین آئینی خامیوں سے متاثر ہے۔ وہ آئین کے آرٹیکل 300 اے کا حوالہ دیتے ہیں، جو جائیداد کے حق کی ضمانت فراہم کرتا ہے اور ان کے مطابق یہ ترمیم اس حق کو کمزور کرتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ اقدام قانونی ضابطوں اور حد سے زیادہ تکنوکریٹ مداخلت کے دیرینہ موجود لکیر کو دھندلا دیتا ہے۔ ایک اور اہم تنقید قدرتی انصاف کے اصولوں سے متعلق ہے۔ تاقدین کے مطابق اس بل کے ذریعے حکام کو لامحدود اختیارات 'دیے جا رہے ہیں، جبکہ متاثرہ اداروں کے پاس من مانی یا امتیازی کارروائی کے خلاف مؤثر دفاع کے مواقع محدود ہو جاتے ہیں۔ موجودہ سماجی و سیاسی فضا میں یہ خدشہ بھی غالب کیا جارہا ہے کہ ان اختیارات کا استعمال ان تنظیموں کے خلاف ہوسکتا ہے جو حکومت پر تنقید کرتی ہیں یا اس کے نظریات سے اختلاف رکھتی ہیں۔

ان خدشات کو ادارہ جاتی سطح پر بھی تقویت ملی ہے۔ کنسٹیوکنٹ بشپس کانفرنس آف انڈیا (سی بی سی آئی) نے ان دفعات کو غیر جمہوری اور قدرتی انصاف کے اصولوں کے منافی قرار دیا ہے۔ اس کے مطابق یہ قانون ریاست کو غیر معمولی اختیارات فراہم کرتا ہے، جس سے ملک بھر میں فلاحی اور مذہبی سرگرمیوں پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ سیاسی رد عمل نے اس بحث کو مزید شدت دے دی ہے۔ 30 مارچ کو کیرالہ میں راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ یہ ترامیم اس انداز میں ترتیب دی گئی ہیں کہ غیر ملکی فنڈنگ کے بہاؤ کو تبدیل کر کے آزاد فلاحی تنظیموں کو کمزور اور حکومتی حمایت یافتہ اداروں کو مضبوط کیا جائے۔ ان کے مطابق یہ بل کمیونٹی اداروں کو 'مرکزی حکومت کی مہربانی' پر چھوڑ دیتا ہے اور قانون کو ایک کنٹرول کے آلے میں بدل دیتا ہے۔

کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنرائی وجین نے بھی ان ترامیم پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے اقلیتی برادریوں میں بے چینی پیدا ہوئی ہے، جبکہ موجودہ قانونی نظام پہلے ہی غیر ملکی فنڈ کے غلط استعمال سے نمٹنے کے لیے کافی ہے۔ ان کا موقف اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ریاستی حکومتیں اختیارات کے حدسے زیادہ ارتکاز پر فکرمند ہیں۔ یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ 2010 میں متوسط سنگھی حکومت کے دوران اس قانون میں اہم ترامیم کی گئی تھیں، جن کا مقصد شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینا تھا۔ اس کے تحت غیر ملکی فنڈ حاصل کرنے والے اداروں کو ہر تین ماہ اور ہر سال مالی معاملات کی تفصیلات عوامی پورٹل پر فراہم کرنا لازم تھا۔

بعد ازاں 2022 میں موجودہ حکومت نے ان قواعد میں رپورٹ اس معاملے میں بھی چشم کشا ہے کہ ملک کے 80 کروڑ لوگوں کو سرکاری طور پر زندگی گذارنے کے لئے پانچ کلو اناج دیئے جارہے ہیں اور دنوں دن بیروزگاروں کی قطار طویل ہوتی جارہی ہے۔ یہ صورتحال معاشی عدم مساوات کو بڑھاوا دے رہی ہے۔

ظاہر ہے کہ جب دولت چند ہاتھوں میں سمٹ جاتی ہے تو متوسط اور نچلے طبقے کے لئے ترقی کے مواقع محدود ہو جاتے ہیں۔ نتیجتاً ایک ایسا سماج تشکیل پاتا ہے جہاں امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ مسلسل وسیع ہوتی جاتی ہے۔ معاشی ماہرین کے مطابق اس بھی سنگھم معیشت کی بنیاد ایک مضبوط متوسط طبقہ ہوتا ہے۔ مگر حالیہ برسوں میں ہندوستان میں متوسط طبقے پر مہنگائی، بے روزگاری اور غیر یقینی معاشی حالات کا دباؤ بڑھا ہے۔ اگر امیروں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے تو دوسری جانب متوسط طبقہ اپنی قوت خرید کھوتا جارہا ہے۔ اس کا اثر نہ صرف گھریلو معیشت پر پڑتا ہے بلکہ مجموعی اقتصادی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے، کیونکہ یہی طبقہ سب سے زیادہ کھپت (consumption) کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دوسری طرف ملک کا غریب طبقہ اب بھی بنیادی ضروریات جیسے تعلیم، صحت اور روزگار کے مسائل سے دوچار ہے۔ اگر حکومت کی جانب سے غتلف فلاحی اسکیمیں چلائی جارہی ہیں، مگر ان کا اثر محدود اور غیر مساوی ہے۔ امیروں کی تعداد میں اضافہ ان وقت تک حقیقی ترقی نہیں کہلایا جاسکتا جب تک کہ غریب طبقے کی حالت نہ سدھرے۔ اس رجحان کو Oxfam International کی رپورٹس بھی تقویت دیتی ہیں، جن کے مطابق ہندوستان میں سب سے اوپر کے ایک فیصد افراد کے پاس ملک کی بڑی دولت موجود ہے۔

واضح ہو کہ اس رپورٹ کے مطابق ملک میں امیروں کی دولت میں 227 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور ملک کے ایک فیصد لوگوں کا قومی معیشت کے 40 فیصد حصے پر قبضہ ہے۔ یہ رپورٹ 2019 سے 2025 کے درمیان کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2019 میں ہندوستان کے امیروں کی مجموعی دولت تقریباً 31 لاکھ کروڑ روپے تھی جو 2025 میں بڑھ کر 88 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی ہے۔ اتنا ہی نہیں ملک کے پانچ صنعتی گھرانوں کی معیشت میں چار سو فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً مکیش انبانی کی دولت میں 2.5 فیصد، گوتم اڈانی 7.3 فیصد، ساوتری جندل 8.6 فیصد، سنیل متل 5.6 فیصد اور شیو نادر کی دولت میں 2.9 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ سب سے بڑی فکرمندی کی بات یہ ہے کہ اس رپورٹ کے مطابق دور برطانیہ حکومت کی طرح ہی اس وقت ملک میں امیروں اور غریب کے درمیان فاصلہ بڑھتا جارہا ہے۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو دو بڑے صنعتی گھرانے مکیش انبانی کی دولت میں چوسال کی مدت میں 153 فیصد اور گوتم اڈانی کی دولت میں 625 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اتنا ہی نہیں ملک کی معیشت کے 90 فیصد حصے پر اعلیٰ طبقے کے افراد قابض ہیں۔ یہ رپورٹ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ دولت کا بڑا حصہ ایک محدود طبقے کے ہاتھوں میں مرتکز ہوتا جارہا ہے۔ اس رجحان کو Oxfam International کی رپورٹس بھی تقویت دیتی ہیں، جن کے مطابق ہندوستان میں سب سے اوپر کے ایک فیصد افراد کے پاس ملک کی بڑی دولت موجود ہے۔

واضح ہو کہ اس رپورٹ کے مطابق ملک میں امیروں کی دولت میں 227 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور ملک کے ایک فیصد لوگوں کا قومی معیشت کے 40 فیصد حصے پر قبضہ ہے۔ یہ رپورٹ 2019 سے 2025 کے درمیان کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2019 میں ہندوستان کے امیروں کی مجموعی دولت تقریباً 31 لاکھ کروڑ روپے تھی جو 2025 میں بڑھ کر 88 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی ہے۔ اتنا ہی نہیں ملک کے پانچ صنعتی گھرانوں کی معیشت میں چار سو فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً مکیش انبانی کی دولت میں 2.5 فیصد، گوتم اڈانی 7.3 فیصد، ساوتری جندل 8.6 فیصد، سنیل متل 5.6 فیصد اور شیو نادر کی دولت میں 2.9 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ سب سے بڑی فکرمندی کی بات یہ ہے کہ اس رپورٹ کے مطابق دور برطانیہ حکومت کی طرح ہی اس وقت ملک میں امیروں اور غریب کے درمیان فاصلہ بڑھتا جارہا ہے۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو دو بڑے صنعتی گھرانے مکیش انبانی کی دولت میں چوسال کی مدت میں 153 فیصد اور گوتم اڈانی کی دولت میں 625 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اتنا ہی نہیں ملک کی معیشت کے 90 فیصد حصے پر اعلیٰ طبقے کے افراد قابض ہیں۔ یہ رپورٹ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ دولت کا بڑا حصہ ایک محدود طبقے

پروفیسر مشتاق احمد

ملک میں امیروں کی ترقی اور عدم مساوات کا نیا چہرہ؟

حال ہی میں سنٹر فار فائنسیل اکاؤنٹیبلیٹی (Centre for Financial Accountability) کی ایک رپورٹ نے ہندوستانی معیشت کے ایک اہم مگر تشویش ناک پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق گزشتہ چھ برسوں میں ملک میں امیروں کی تعداد میں 227 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ بظاہر غیر اقتصادی ترقی، سرمایہ کاری میں اضافہ اور کاروباری سرگرمیوں کے فروغ کی علامت معلوم ہوتی ہے، اگر اس کے سماجی و اقتصادی مضمرات کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو تصویر کچھ زیادہ پیچیدہ اور فکر انگیز نظر آتی ہے۔ ہندوستان گزشتہ ایک دہائی سے عالمی سطح پر تیزی سے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شمار ہورہا ہے۔ حکومت کی جانب سے مختلف معاشی اصلاحات، ڈیجیٹلائزیشن، اور اسٹارٹ اپ کلچر کو فروغ دینے کے اقدامات نے ایک نیا معاشی بیانیہ تشکیل دیا ہے۔ اس تناظر میں امیروں کی تعداد میں اضافہ کو بعض حلقے ترقی کا فطری نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ ترقی یکساں طور پر تمام طبقات تک پہنچ رہی ہے؟ یا یہ صرف ایک محدود طبقے تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ سی ایم ایف اے کی رپورٹ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ دولت کا بڑا حصہ ایک محدود طبقے کے ہاتھوں میں مرتکز ہوتا جارہا ہے۔ اس رجحان کو Oxfam International کی رپورٹس بھی تقویت دیتی ہیں، جن کے مطابق ہندوستان میں سب سے اوپر کے ایک فیصد افراد کے پاس ملک کی بڑی دولت موجود ہے۔

واضح ہو کہ اس رپورٹ کے مطابق ملک میں امیروں کی دولت میں 227 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور ملک کے ایک فیصد لوگوں کا قومی معیشت کے 40 فیصد حصے پر قبضہ ہے۔ یہ رپورٹ 2019 سے 2025 کے درمیان کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2019 میں ہندوستان کے امیروں کی مجموعی دولت تقریباً 31 لاکھ کروڑ روپے تھی جو 2025 میں بڑھ کر 88 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی ہے۔ اتنا ہی نہیں ملک کے پانچ صنعتی گھرانوں کی معیشت میں چار سو فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً مکیش انبانی کی دولت میں 2.5 فیصد، گوتم اڈانی 7.3 فیصد، ساوتری جندل 8.6 فیصد، سنیل متل 5.6 فیصد اور شیو نادر کی دولت میں 2.9 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ سب سے بڑی فکرمندی کی بات یہ ہے کہ اس رپورٹ کے مطابق دور برطانیہ حکومت کی طرح ہی اس وقت ملک میں امیروں اور غریب کے درمیان فاصلہ بڑھتا جارہا ہے۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو دو بڑے صنعتی گھرانے مکیش انبانی کی دولت میں چوسال کی مدت میں 153 فیصد اور گوتم اڈانی کی دولت میں 625 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اتنا ہی نہیں ملک کی معیشت کے 90 فیصد حصے پر اعلیٰ طبقے کے افراد قابض ہیں۔ یہ رپورٹ اس بات کی نشاندہی

خولہ بنت الازوارؓ ابتدائی اسلامی عسکری تاریخ کی فاتح خاتون

ڈاکٹر جی۔ایم۔پٹیل پونہ۔

خولہ بنت الازوارؓ جو نہ صرف اپنی کوششوں میں بہادر اور فاتح تھیں بلکہ خلافت راشدین میں سے ایک عظیم، بہادر لڑاکا، سب سے عظیم، مشہور اور طاقتور بنو سعد قبیلے کے سرداروں کی ایک بیٹی، اور خلافت راشدین کی فوج کی ایک مسلم جنگجو خاتون تھیں۔ آپ نے لیونٹ (مشرقی بحیرہ روم کے ساحل ممالک) کی مسلمانوں کی فتح میں اہم کردار ادا کیا، اور اپنے بھائی 'ضرار' کے ساتھ مل کر لڑیں۔ آپ تاریخ کی عظیم ترین خواتین فوجیوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔ جنہیں 'فتوح الشام' کی جنگوں میں ان کی شجاعت، گھڑ سواری اور تلوار بازی کی مہارت کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ نے یرموک اور دمشق کے معرکوں میں نمایاں حصہ لیا اور دشمن کے خلاف خواتین کے دستے کی قیادت بھی کی۔ جنگی مہارت: آپ نے اپنے بھائی ضرار بن الازور سے تلوار بازی اور فن سپہ گری سیکھیں اور میدان جنگ میں دشمن کے چھکے چھڑا دیے۔ یمین الدورہ/دمشق کا معرکہ: جب ان کے بھائی کو رومیوں نے قید کر لیا تو خولہ نے مردانہ بھیس بدل کر بعض روایات کے مطابق خالد بن ولید کے بھیس میں رومی فوج پر حملہ کیا اور اپنے بھائی کو آزاد کرانے کے لیے غیر معمولی بہادری کا مظاہرہ کیا

'جنگِ یرموک ''(636) میں انہوں نے بازنطینی فوج کے خلاف خواتین کے دستے کی سربراہی کی اور دشمنوں کی مرہم پٹی کے ساتھ ساتھ شہیدوں کو اٹھا کر دشمن کا مقابلہ بھی کیا۔ ایک بار قید ہونے کے باوجود دیگر قیدی خواتین کے ساتھ مل کر رومی محافظوں کو ہلاک کیا اور آزادی حاصل کی۔ خولہ بنت الازوار کا نام تاریخ کے اوراق اور آج بھی سنہری حرفوں میں محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں 'فتوح الشام' کی سلسلہ وار جنگوں میں حصہ لیا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، فوجیوں کو پانی پلانا اور بوقت ضرورت مسلح ہو کر دشمن فوجوں کا مقابلہ کرنا آپ کے شجاعت اور بہادری کی ناقابل انکار دلیل ہے۔ خولہ کا ذکر ملک شام کی فتوحات میں نمایاں طور پر ملتا ہے۔

خولہ غالباً ساتویں صدی میں پیدا ہوئیں اور آپ کے والد الازوار بنو اسد قبیلے کے بڑے سردار تھے۔ خندق کی جنگ کے بعد خولہ کا بھائی اضرار مسلمان ہو گیا۔ اس کا خاندان بھی ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں سے ایک تھا۔ دھیر ایک انتہائی ماہر جنگجو تھا اور اس نے خولہ کو وہ سب کچھ سکھایا تھا جو وہ لڑنے کے بارے میں جانتا تھا، نیزہ، تلوار کی لڑائی اور مارشل آرٹس سیکھنا۔

خولہ بنت الازوار ساتویں صدی میں مکہ میں پیدا ہوئیں، جو اب سعودی عرب کا حصہ ہے، بنی سعد قبیلے میں ہے۔ ان کا خاندان مکہ میں اسلام قبول کرنے والے پہلے خاندانوں میں سے ایک تھا۔ اپنی بھرپور زندگی میں، وہ تاریخ کے سب سے مشہور جنگجوؤں میں سے ایک بن گئیں۔

ایک جنگجو کے طور پر آپ کی مہارت کا مظاہرہ پہلی بار ''سیتۃ العجاب '' کی جنگ میں اس کے بھائی ضرار کی قیادت میں فوج میں ہوا تھا۔ اس کا بھائی جنگ میں زخمی ہو گیا تھا لیکن اس نے، اپنی بکتر پوش میں ناقابل شناخت، اکیلے ہی فوجیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بازنطینی فوجیوں کو دوڑایا۔ خولہ نے مسلم فوج کے ساتھ 634 میں جنگ اجنادین' میں بھی شرکت کی، جہاں اس نے بطور طبیب' کام کیا، زخمی فوجیوں کو طبی امداد فراہم کی۔

آپ کے بھائی ضرار کے زخمی ہونے کے بعد، اس نے اپنی زندہ کمیر، ہتھیار اور سبز شال لے لی اور مسلمان فوجیوں پر حملہ کرنے والے بازنطینی سپاہیوں سے لڑتے ہوئے جنگ میں شامل ہو گئیں۔ چونکہ اس نے سبز شال اوڑھ رکھی تھی، دوسرے سپاہی اسے خالد سمجھتے تھے، جو فوج کی قیادت کر رہا تھا۔ جب وہ پہنچے تو سپاہیوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور خولہ کی شناخت بہادر سپاہی کے طور پر ہوئی۔ اپنی بہادری اور لگن کے نتیجے میں، وہ اسلامی اور عسکری تاریخ کی سب سے مشہور خواتین میں سے ایک بن گئیں۔

634ء میں شام پر مسلمانوں کی فتح نے رومی سلطنت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ اسلام کے سب سے بڑے فوجی رہنما خالد بن ولید کی ہمیشہ چوکنا نظر کے تحت، مسلم فوج نے قلعہ بند شہر کا محاصرہ کر لیا۔ یہ وہ وقت تھا جب بے باک خولہ بنت الازوار نے اپنی پہچان بنائی۔ اگرچہ اس کے بچپن اور پرورش کے بارے میں بہت کم معلوم ہے، لیکن جو بات کافی حد تک واضح ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے والد' الازوارؓ نے حضرت ضرار بن الازور کے ایک مشہور بہادر صحابی، عرب کے ''شیر دل'' جنگجو، اور راشدین خلافت کے دور میں شام اور دیگر فتوحات میں اپنے کلیدی کردار ادا کرنے والے سپہ سالار کو اپنی دختر خولہ بنت الازوار کو تلوار بازی اور زمینی جنگ کے فن میں مہارت حاصل کروانے کے لیے محدحت کی۔ بعد میں، خولہ، ایک نرس بن گئیں اور ایک فرنٹ لائن جنگجو کے طور پر زخمیوں کو طبی امداد فراہم کرنے کے لیے کام انجام دیتی رہیں۔ شام کی اس جنگ میں خولہ بنت الازوار کی بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ کیا گیا کیونکہ یہاں آپ نے اپنی گھڑ سواری اور تیز رو مہارت کا مظاہرہ کیا۔

بازنطینی فوج کی جدید جھڑپوں میں ضرار کو زخمی کیا اور قیدی بنالیا اور اس نقصان نے مسلمانوں کے حوصلے کو بری طرح پست کر دیا۔ تاہم، خولہ کے حوصلے بلند رہے کیونکہ انہوں نے اپنے بھائی کو بچانے کی بے چین کوشش کی۔ مسلمان ان دنوں کی لڑائی سے تھکے ہوئے تھے جس میں کوئی فتح نظر نہیں آتی تھی

لیکن آپ بڑی مطمئن اور پُر امید تھیں۔ ملک شام کی فتوحات کی مسلسل جنگوں میں سے ایک کا ذکر کچھ اس طرح ہے کہ، مسلم فوج اپنے سپہ سالار خالد ابن ولید کے حکم کے انتظار میں صف بستہ کھڑی تھی، روم کی فوج کی صفوں کا طول و عرض جتنا کسی تخاصص مارتا ہوا بپھرے ہوئے سمندر کا نظارہ پیش کر رہی تھی، زمین و آسمان کی ہر شہ پر گویا سکوت طاری تھا کہ نہ جانے کتنی بھر مسلمانوں کا انجام آخر کیا ہوگا؟ کہ یکا یک کسی سمت سے ایک نقاب پوش عمدہ سیاہ زر بکتر میں گھوڑے پر سوار تیز و تند طوفان کی طرح نمودار ہوا اور رومی فوج کی پہلی صف میں قیامت برپا ہو گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے کئی رومی فوجیوں کی گردنیں اس کے تن سے جدا ہو گئیں، خالد بن ولید نے سوچا کہ یہ ضرور ضرار ابن ازور ہیں لیکن پھر سوچا کہ وہ تو اصول و ضوابط کے پابند ہیں ان سے اس غیر اصولی فعل کی توقع نہیں کی جا سکتی، ادھر ضرار ابن ازور کا خیال تھا کہ یہ 'سیف اللہ خالد ابن ولید' کے علاوہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا، جتنا ذہن تھا اتنی ہی سوچ۔ ادھر لوگ سوچ رہے تھے اور ادھر اس شہ سوار نے اپنے گھوڑے کو واپس موڑ کر دوسرا حملہ کیا لوگوں نے ایسی شجاعت دیکھی تو جوش و خروش میں اللہ اکبرؓ کے ایسے فلک شگاف نعرے لگائے جس کی گونج سے زمین و آسمان کا سکوت ہی نہیں ٹوٹا بلکہ اس کی گردش تیز ترین ہو گئی اور جب تیسرا حملہ کرنے کے لیے وہ شہ سوار پلٹا تو مسلمانوں کے جوش و غضب کو روکنا مشکل ہو گیا۔ فوراً خالد ابن ولید نے عام حملے کا حکم دے دیا وہی جن کو شاید سانپ سونگھ گیا تھا اس حملے کی تاب نہ لا کر جلد ہی میدان چھوڑ گئے، خالد ابن ولید نے جنگ کے بعد اس شہ سوار کو بلایا تب یہ راز کھلا کہ وہ بہادر شہ سوار ضرار ابن ازوارؓ کی بہن' خولہ بنت ازورؓ' ہیں۔ اس کے بھی کئی موقع پر اس مجاہدہ نے کارہائے نمایاں انجام دیے جس میں سے ایک جنگ یرموک بھی ہے۔

یرموک کی جنگ بازنطینی سلطنت اور خلافت راشدہ کی مسلم افواج کے درمیان ایک بڑی جنگ تھی۔ یہ جنگ کئی جھڑپوں پر مشتمل تھی جو عربین خطاب' کی خلافت کے دور میں 636ء 5 رجب 15 ہجری کو واقع ہوئی۔ چھ دن تک جاری رہی اور یرموک دریا کے قریب لڑی گئی، جو آج کے دور میں شام۔اردن اور اسرائیل کی سرحدوں کے ساتھ، بحیرہ طبریہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس جنگ کے نتیجے میں مسلمانوں کو فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی اور' بلاد الشام' خلافت راشدہ کا حصہ بن گیا۔ جس کے بعد تقریباً سات صدیوں پر محیط شام میں رومی حکمرانی کا خاتمہ ہو گیا۔ یرموک کی جنگ کو عسکری تاریخ کی سب سے فیصلہ کن جنگوں میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ کرنے کے بعد ابتدائی مسلم فتوحات کی پہلی عظیم مہم کی علامت سمجھی جاتی ہے، جس نے اُس وقت کے بیسائی/رومی لیونت میں اسلام کی تیز رفتار پیش قدمی کی راہ ہموار کی۔

خولہ کی جنگی مہارت کی عمر نے تعریف کی۔ سعودی عرب میں کئی سڑکوں اور اسکولوں کا نام ان کے نام پر رکھا گیا ہے۔ بہت سے عرب شہروں میں خولہ بنت

خولہ کا انتقال طاعون سے AD 639 میں ہوا، ممکنہ طور پر AD629-636 کے درمیان راشدین کی فوج میں اس کی خدمات کے فوراً بعد واقع ہوا تھا۔

تدفین عام طور پر اردن کے علاقے میں تصور کی جاتی ہے۔ آپ کی میراث کو بعد ہ دور میں عزت دی جاتی ہے۔

خولہ الزوار ایک نمایاں، تاریخی شخصیت بنی ہوئی ہیں جن کی میراث ابتدائی اسلامی تاریخ میں ایک بہادر خاتون سربراہ فوجی کے طور پر منائی جاتی ہے۔ سعودی عرب میں کئی سڑکیں اور اسکول خولہ الزوار کے لیے وقف ہیں اور ' اردن' نے خولہ الزوار کے اعزاز میں ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے۔ عراقی فوج کی تمام خواتین یونٹ ان کے نام سے منسوب ہے۔ الازوار کے نام سے اسکول اور ادارے ہیں۔ خولہ کے اعزاز میں ایک عراقی تمام خواتین فوجی یونٹ کو خولہ بنت الازور یونٹ" کا نام دیا گیا۔ متحدہ عرب امارات میں خواتین کے لیے پہلا ملٹری کالج، خولہ بنت الازور ٹریننگ کالج بھی ان کے نام سے منسوب ہے۔

رابطہ : 9822031031

متوازن اور معتدل زندگی کا راز داخلی سکون میں مضمر

نکہت انجم ناظم الدین

زندگی کے پیچیدہ تقاضے ہمیں بیک وقت کئی سمتوں میں متحرک رکھتے ہیں۔ کئی طرح کی ذمہ داریاں تو قعات کا بوجھ اور وقت کی قلت مل کر ایک ایسی کیفیت کو جنم دیتے ہیں جو بظاہر خاموش ہوتی ہے مگر اندر ونی سطح پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔ اسی کیفیت کو اموشنل برن آؤٹ کہا جاتا ہے، جو ذہنی اور جذباتی توانائی کے بتدریج زوال کا نام ہے۔ جدید نفسیات میں اس تصور کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ماہر نفسیات Herbert Freudenberger نے 1974ء میں سب سے پہلے برن آؤٹ کی اصطلاح کو متعارف کروایا۔ انہوں نے اپنے تحقیقی مقالے Staff Burn-Out میں اس کیفیت کی وضاحت کی۔ انھوں نے مسلسل ذہنی دباؤ اور جذباتی تھکن کو ایک سنجیدہ نفسیاتی مسئلہ قرار دیا۔ ان کے بعد Christina Maslach نے اس تصور کو مزید واضح کرتے ہوئے اسے تین بنیادی عناصر سے مربوط کیا، جذباتی تھکن، شخصیت کا بے حس ہو جانا اور انفرادی کارکردگی میں کمی ہونا۔ بالخصوص خواتین کے تناظر میں یہ عناصر نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ جذباتی تھکن کے نتیجے میں وہ کام جنھیں انجام دے کر خوشی محسوس ہوتی تھی اب بوجھ محسوس ہونے لگتے ہیں۔ شخصیت میں بے حسی ایک ایسے رویے کو جنم دیتی ہے جہاں دائمگی کمزور پڑنے لگتی ہے اور انفرادی کارکردگی میں کمی خود اعتمادی کو متاثر کرتی ہے۔ یہ تینوں عناصر مل کر ایک ایسا دائرہ قائم کرتے ہیں جس سے نکلنا کسی بھی خاتون کے لیے آسان نہیں ہوتا۔

خواتین یک وقت مختلف کرداروں کی ادائگی میں مصروف رہتی ہیں۔ گھریلو کام، ملازمت سے متعلق اور پروفیشن ذمہ داریاں اور رشتوں کی دیکھ بھال کرنا۔ یہ تمام کام ان کی مسلسل توجہ اور توانائی کا تقاضا کرتے ہیں۔ جب یہ تقاضے ایک حد سے بڑھ جائیں اور ان کے مقابل مناسب ذہنی سکون اور آرام میسر نہ ہو تو داخلی توازن متاثر ہونے لگتا ہے۔ اموشنل برن آؤٹ کی بنیاد دراصل مسلسل ذہنی دباؤ سے ہی مضبوط ہوتی ہے۔ ایک خاتون جب اپنی توانائی کو مسلسل صرف کرتی ہے اور اس کی تجدید کے لیے اسے مواقع نہیں مل پاتے تو اس کے احساسات میں تھکن سرایت کرنے لگتی ہے۔ دل کا سکون مدھم پڑ جاتا ہے، معمولی کام بھی بوجھ محسوس ہوتے ہیں اور توجہ منتشر ہونے لگتی ہے۔ یہ کیفیت جسمانی تھکاوٹ سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ اس کا تعلق براہِ راست ذہن اور احساسات سے ہوتا ہے۔ اس مسئلے کی ایک اہم وجہ غیر متوازن توقعات ہیں۔ معاشرہ ایک خاتون سے کمال کی امید رکھتا ہے جب کہ انسانی فطرت اپنی حدود رکھتی ہے۔ ہر زمہ داری کو کامل انداز میں نبھانے کی خواہش ایک ایسا دباؤ پیدا کرتی ہے جو رفتہ رفتہ ذہنی بوجھ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جذبات کے اظہار میں رکاوٹ بھی اس کیفیت کو گہرا کرتی ہے۔ اپنے احساسات کو مسلسل دبائے رکھنا اندرونی کشمکش کو جنم دیتا ہے جو سکون کو متاثر کرتی ہے۔ نفسیاتی اصولوں کے مطابق انسان کی جذباتی توانائی محدود ہوتی ہے۔ جب اس توانائی کا صرف زیادہ ہو اور بحالی کے ذرائع کم ہوں تو عدم توازن پیدا ہونا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ یہی عدم توازن اموشنل برن آؤٹ کی صورت اختیار کرتا ہے۔ جدید طرز زندگی میں یہ مسئلہ مزید نمایاں ہو گیا ہے، جہاں مصروفیت کو کامیابی کا پیمانہ سمجھا جاتا ہے اور سکون کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

اس کیفیت کے تدارک کے لیے سب سے پہلا قدم خود آگہی ہے۔ اپنی ذہنی اور جذباتی حالت کا ادراک ہمیں ایک ایسا بنیاد فراہم کر سکتا ہے جس پر بہتری کی عمارت قائم کی جا سکتی ہے۔ ایک باشعور خاتون اپنی کیفیت کو سمجھتے ہوئے اپنی ضروریات کو بھی اہمیت دیتی ہے اور انہیں نظر انداز نہیں کرتی۔ اسی طرح وہ حدود متعین کرتی ہے۔ حدود کا تعین اس عمل کا ایک لازمی جزو ہے۔ ہر زمہ داری کو قبول کر نا اور ہر مطالبے کو پورا کرنے کی کوشش ایک غیر حقیقی طرز عمل ہے۔ ایک متوازن زندگی کے لیے ترجیحات کا واضح ہونا ضروری ہے۔ خواتین کو یہ سمجھنا ہوگا کہ بعض موقعوں پر انکار کرنا شخصیت کے وقار کے منافی نہیں بلکہ ان کے ذہنی سکون کا حصہ ہوتا ہے۔ اسی طرح وقت کو مناسب حصوں میں تقسیم کرنا اور اپنے کاموں کو انجام دینا بھی مؤثر طرز عمل ثابت ہوتا ہے۔ روزمرہ کے معمول میں ایسے لمحات شامل کرنا جو ذہنی سکون کا باعث ہوں داخلی توازن کو بحال رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ جیسے پسندیدہ کتب کا مطالعہ کرنا، عبادت کرنا یا فطرت سے قریب ہونا یا کچھ وقت ایک جگہ بیٹھ کر صرف خود کے ساتھ وقت گزارنا۔ یہ ساری مثبت سرگرمیاں ذہنی توانائی کی تجدید میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ جذباتی اظہار بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ کسی قابل اعتماد شخص سے گفتگو کر کے بھی ہم اپنے دل کو بہتر بنا سکتے ہیں، اپنے بوجھ کو ہلکا کر سکتے ہیں۔ بن بیاہی لڑکیوں کے لیے سہیلیاں، والدہ اور بہنیں وہ قریبی اور قابل اعتماد انسان ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح شادی شدہ خواتین کے لیے شوہر وہ شخص ہوتا ہے جس پر وہ بھروسہ کر سکتی ہیں بشرط یہ کہ شوہر اندر سٹینڈنگ ہو۔ تحریر کے ذریعے بھی اپنے احساسات کو ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ اپنی ڈائری میں دل کی بات لکھ دینا ذہنی بوجھ کو کم کرتا ہے۔ احساسات کا اعتراف اور ان کی صحت مند ترجمانی ذہنی سکون کی راہ ہموار کرتی ہے۔ مزید برآں مثبت سوچ کا فروغ بھی اس عمل میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ خود سے غیر ضروری تقاضے کم کرنا، اپنی کامیابیوں پر خوش ہونا، اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا اور ناکامیوں کو سیکھنے کا موقع سمجھنا ذہنی توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ بطور خاتون جب ہم اپنی ذات کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرتے ہیں تو ہمارے اندر ایک فطری سکون پیدا ہوتا ہے اس لیے خود کے ساتھ بھی نرم رویہ اختیار کریں۔ یہ تو ہوئیں خواتین کی انفرادی کوششیں لیکن سماجی سطح پر بھی اس مسئلے کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ ایک ایسا ماحول جہاں خواتین کی جذباتی صحت کو اہمیت دی جائے ان کی ذمہ داریوں میں توازن پیدا کرتا ہے۔ خاندان اور معاشرہ گران کی کیفیت کو سمجھیں اور ان کا ساتھ دیں تو یہ مسئلہ کافی حد تک کم ہو سکتا ہے۔ ایک متوازن زندگی کا راز داخلی سکون میں مضمر ہے۔ جب خواتین اپنی توانائی، وقت اور احساسات کو متوازن انداز میں ترتیب دیتی ہیں تو ان کی شخصیت میں استحکام اور وقار پیدا ہوتا ہے۔ اموشنل برن آؤٹ اس توازن کے فقدان کا نتیجہ ہے اور اس کا تدارک شعور، اعتدال اور سیلف کیئر کے ذریعے ممکن ہے۔

عالمی عوامی صحت کو نظام کو مضبوط بنانے میں سائنس کا کردار

نازش احتشام اعظمی

انسانی تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ بقا کی جدوجہد میں نوع انسانی کا سب سے معتبر اور طاقتور رفیق سائنس رہی ہے۔ عوامی صحت محض ایک طبی اصطلاح نہیں بلکہ یہ وہ بنیادی اساس ہے جس پر کسی بھی عظیم تہذیب، مستحکم سماج اور خوشحال ریاست کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ جب ہم عالمی سطح پر عوامی صحت کے نظام کو مضبوط بنانے کی بات کرتے ہیں تو درحقیقت ہم اس سائنسی فکر اور بصیرت کا اعتراف کر رہے ہوتے ہیں جو انھیں وبا میں چراغ جلانے کا ہنر جانتی ہے۔ آج کی باہم مربوط اور عالمگیریت کے تنگ میں الجھی ہوئی دنیا میں، جہاں جغرافیائی سرحدیں بیماریوں کے سامنے بے بس ہو چکی ہیں، سائنس ہی وہ واحد حصار ہے جو انسانیت کو آفات سے بچانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ محض تجربے گاہوں کے بند کمروں تک محدود کوئی خشک شعبہ نہیں بلکہ یہ انسانی حیات کے ہر سانس کی نگہبان ہے، جو ہمیں سکھاتی ہے کہ کس طرح احتیاط، تحقیق اور شواہد کی بنیاد پر ایک ایسی دنیا کی تخلیق ممکن ہے جہاں بیماری کمزور اور زندگی توانا ہو۔ سائنس کا پہلا اور عظیم ترین احسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں بیماریوں کی ماہیت اور ان کی پوشیدہ وجوہ سے آگاہ کیا۔ ایک طویل عہد ایسا آیا کہ اجرا جب وبائی امراض کو آسمانی قہر، بدروحوں کا اثر یا ستاروں کی گردش سے تعبیر کیا جاتا تھا، لیکن سائنس نے خوردبین کی آنکھ سے ان خود بینی جانداروں کو بے نقاب کیا جو انسانی آنکھ سے اوجھل رہ کر پوری بستیوں کو قبرستان میں بدل دیتے تھے۔ وبائی امراض کے مطالعے یعنی اپی ڈیمیولوجی نے ہمیں وہ نقشہ فراہم کیا جس کی مدد سے ہم وائرس اور بیکٹیریا کے حملوں کی پیش گوئی کر سکتے ہیں۔ یہ سائنسی فہم ہی ہے جو آج کے حکام کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ محض اندازوں یا قیاس آرائیوں پر نہیں بلکہ ٹھوس ڈیٹا اور اعداد و شمار کی بنیاد پر فیصلے کریں۔ جب ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مرض کس طرح منتقل ہوتا ہے، اس کا ماخذ کیا ہے اور وہ کس طریقے کو زیادہ نشانہ بناتا ہے، تو ہم اس کے خلاف ایک ایسی ناقابل عبور دیوار کھڑی کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جسے عبور کر نا مرض کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہی وہ سائنسی منہاج ہے جو عوامی صحت کے ڈھانچے کو وہ لچک اور قوت عطا کرتا ہے جو کسی بھی ناگہانی طبی بحران میں اسے لڑکھڑانے نہیں دیتی۔ عوامی صحت کے میدان میں سائنس کا سب سے درخشاں مجزہ ویکسینیشن یا حفاظتی ٹیکہ کاری کا وہ جوہر ہے کہ نظام سے جس نے تاریخ کا دھارا بدل کر رکھ دیا۔ اگر ہم ماضی قریب کی تاریخ دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ چیچک، پولیو، ہیپ وِرس اور خسرہ جیسی بیماریوں نے کس طرح انسانی نسلوں کو اپاہج اور برباد کیا۔ لیکن دنیا یوں پر محیط سائنسی ریاضت نے ان مہلک دشمنوں کے خلاف مدافعت کے ایسے قلعے تعمیر کیے کہ آج چیچک جیسی بلا کا نام نہیں بلکہ یہ انسانی کتابوں کے سب محدودہ کی سیج ہے۔ ویکسین صرف ایک دوا کا نام نہیں بلکہ یہ انسانی ذہانت کا وہ شاہکار ہے جو ہم سے کہتی رہی کہ قدرتی وفائی نظام کو پہچاننا ہی کہ دشمن کے حملے سے پہلے ہی اس کے سینے منتا ہے۔ اجتماعی مدافعت ✖ یعنی ہرڈ امیونٹی کا انقلابی تصور سائنس ہی کی مرہون منت ہے، جو ہمیں بتاتا ہے کہ جب معاشرے کے زیادہ تر افراد محفوظ ہو جاتے ہیں تو وہ معاشرے کے کمزور اور بیمار افراد کے گرد بھی تحفظ کا ایک ایسا دائرہ کھینچ دیتے ہیں جہاں مرض کا داخلہ ممنوع ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی زنجیر ہے جس کا ہر حلقہ سائنسی تحقیق سے جڑا ہوا ہے اور یہی زنجیر عالمی صحت کے نظام کو وہ استحکام فراہم کرتی ہے جو کسی بھی سیاسی یا معاشی اتار چڑھاؤ سے متاثر نہیں ہوتا۔ سائنس کی کرشمہ سازی صرف امراض کی روک تھام تک محدود نہیں رہی، بلکہ اس نے تشخیص اور علاج کے پورے قلمرو کی ہیئت کذائی بدل کر رکھ دیا ہے۔ آج کی جدید ترین لیبارٹریاں، مالیکیولر بائیولوجی کی سہولیات اور ڈیجیٹل امیجنگ کی ٹیکنالوجی وہ بصیرت فراہم کرتی ہیں جو مرض کو اس وقت بھی دیکھ لیتی ہیں جب وہ ابھی انسانی جسم میں خاموشی سے پنپ رہا ہوتا ہے۔ بروقت تشخیص وہ کلید ہے جو موت کے آہنی دروازوں کو مقفل کر دیتی ہے۔ جب ایک معالج سائنسی آلات کی مدد سے کسی موذی مرض کا اس کے ابتدائی مرحلے میں پتہ لگا لیتا ہے تو وہ نہ صرف ایک فرد کی جان بچاتا ہے بلکہ پورے معاشرے کو اس مرض کے مہلک پھیلاؤ سے بھی محفوظ کر لیتا ہے۔ پیتھالوجی، جینیٹکس اور فارماکولوجی میں ہونے والی مسلسل ترقی نے ایسی ادویات اور ٹیکے ایجاد کیے ہیں جو ہر اوسط عمر کے مریض کی جسمانی ساخت کے مطابق تجویز کیا جاتا ہے، جس سے مضر اثرات کم اور شفایابی کے امکانات سو فیصد تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ تمام تر کامیابیاں اس انتھک سائنسی جدوجہد کا ثمر ہیں جو دنیا بھر کی تجربہ گاہوں میں انسانیت کی بقا کے لیے لڑی جا رہی ہے۔ بیماریوں کی گہرائی اور انیمیٹرک وہ اہم محاذ ہے جہاں سائنس عوامی صحت کے پہرے دار کا کردار ادا کرتی ہے۔ آج کے جدید نگرانی کے نظام سہتالوں، لیبارٹریوں اور یہاں تک کہ سوشل میڈیا کے رجحانات سے حقیقی وقت (Real-time) میں ڈیٹا اکٹھا کرتے ہیں۔ یہ ڈیٹا سائنسدانوں کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ اگلی وباء کہاں سے سر اٹھا سکتی ہے۔ بروقت اطلاع اور فوری ردِعمل کی بدولت متاثرہ مرکز سے پھیلنے والے کسی بھی واقعے کو عالمی وباء بننے سے پہلے ہی کچلا جا سکتا ہے۔ کووڈ-19 کے بحران کے دوران ہم نے دیکھا کہ کس طرح سرحدوں کے پار تیزی سے سائنسی تعاون نے وائرس کی فوری شناخت کو ممکن بنایا۔ اگر سائنسی علم کا یہ عالمی اشتراک موجود نہ ہوتا تو شاید ہزار کوا س بحران سے نکلنے میں عشروں لگ جاتے۔ یہ بحران ہمیں سکھاتا ہے کہ مستقبل کے خطرات سے نمٹنے کے لیے ہمیں سائنسی تحقیق اور بین الاقوامی اداروں کے درمیان تعاون کو مزید مضبوط بنانا ہوگا۔ ڈیجیٹل انقلاب اور ڈیٹا بیانیلیٹکس نے عوامی صحت کے نظاموں کی سائنسی بنیاد کو ایک نئی جلا بخشی ہے۔ مصنوعی ذہانت (AI) اب وہ اوزار بن چکی ہے جو کروڑوں لوگوں کی صحت کے ریکارڈ کو سیکنڈوں میں پرکھ کر مستقبل کے طبی رجحانات کی نشاندہی کر سکتی ہے۔ جگ ڈیٹا کا تجزیہ حکام کو وسائل کی بہتر تقسیم، ہسپتالوں کی ضرورت اور وبا کے پھیلاؤ کی پیش گوئی کو منظم کرنے میں غیر معمولی مدد فراہم کرتا ہے۔ ٹیلی میڈیسن کے ذریعے یہ سائنسی آلات اب ان دور دراز علاقوں میں بھی پہنچ رہے ہیں جہاں پہلے کسی ماہر ڈاکٹر کا تصور بھی محال تھا۔ یہ ڈیجیٹل پل درحقیقت صحت کے نظام کو زیادہ ذمہ دار، شفاف اور جامع بنا رہے ہیں، جس سے معاشرے کے ہر طبقے تک سائنسی علاج کی رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔ علاج اور نگرانی سے ہٹ کر سائنس نے روک تھام (Prevention) کے تصور کو عوامی صحت کی روح بنا دیا ہے۔ سائنسی مطالعات نے بارہا ثابت کیا ہے کہ متوازن غذا، صاف ستھرا طرز زندگی، جسمانی سرگرمی اور مضر صحت عادات سے پرہیز وہ سستے ترین اور مؤثر ترین طریقے ہیں جو صحت کے نظام پر بوجھ کو سب سے کم کر سکتے ہیں۔ شواہد ہمیں بتاتے ہیں کہ بچپن کا زیادہ استعمال یا سگریٹ نوشی کس طرح ہمارے نظام مدافعت کو کھوکھلا کرتی ہے، تو وہ دراصل ہمیں ایک مضبوط دفاعی نظام کا راستہ دکھاتی ہے۔ صحت مند طرز زندگی کا فروغ درحقیقت ایک سائنسی ہم ہے جو بیماری کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا راستہ روک دیتی ہے۔ ماحولیاتی سائنس کا کردار بھی اس تناظر میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ ہم جس فضا میں سانس لیتے ہیں، جو پانی پیتے ہیں اور جس زمین سے رزق حاصل کرتے ہیں، اس کی پاکیزگی براہِ راست ہماری صحت سے جڑی ہے۔ سائنس نے ہمیں بتایا کہ کس طرح فضائی آلودگی ہمارے نظام تنفس کو متاثر کرتی ہے اور کس طرح موسمیاتی تبدیلی (Climate Change) نئے اور خطرناک وائرسز کے جنم لینے کا سبب بن رہی ہے۔ ہوا کے معیار کے سائنسی مطالعے، پانی کی صفائی کے جدید پلانٹس اور کچرے کو ٹھکانے لگانے کے سائنسی طریقے دراصل عوامی صحت کو تحفظ فراہم کرنے کی ہی مختلف صورتیں ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر اب یہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ ہم ماحولیاتی سائنس کو عوامی صحت کی منصوبہ بندی کا لازمی حصہ بنائیں۔ ایک صحت مند ماحول ہی ایک صحت مند معاشرے کی ضمانت دے سکتا ہے۔ تعلیم اور تربیت وہ خاموش انقلاب ہے جو سائنسی نظام صحت کی پشت پناہی کرتا ہے۔ طبی شعبے سے وابستہ افراد، ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرا میڈیکل تکنیکی ماہرین کی مسلسل پیشہ ورانہ تربیت اب سائنسی بنیادوں پر کی جاتی ہے۔ علم کی منتقلی کا عمل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ جدید ترین سائنسی دریافتیں صرف کتابوں تک محدود نہ رہیں بلکہ مریض کے بستر تک پہنچیں۔ تعلیمی ادارے اور تحقیقی مراکز جدت کی اس ثقافت کو فروغ دیتے ہیں جہاں ہر عمل کے پیچھے کیوں اور کیسے کا سائنسی سوال موجود ہوتا ہے۔ یہی وہ رویہ ہے جو صحت کے نظام کو فرسودگی سے بچاتا ہے اور اسے وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالتا رہتا ہے۔ سائنس نے گورننس اور پالیسی سازی کے انداز کو بھی یکسر بدل دیا ہے۔ اب صحت کی بجٹ مختص کرتے وقت یا کسی نئی بیماری کے خلاف لاک ڈاؤن جیسے سخت فیصلے لیتے وقت سائنسی ماہرین کی آراء کو مقدم رکھتی ہیں۔ شواہد پر مبنی پالیسی (Evidence-based Policy)، وہ فلسفہ ہے جس نے سیاست اور صحت کے درمیان ایک پائیدار پل تعمیر کر دیا ہے۔ جب فیصلے اعداد و شمار اور سائنسی تحقیق کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں تو ان میں غلطی کا امکان کم اور افادیت کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ یہ طریقہ کار مہنگے وسائل کے ضیاع کو روکتا ہے بلکہ عوامی مفاد پر مبنی اقدامات کی سمت کا تعین بھی اضافہ کرتا ہے۔ درپ

ایل پی جی بحران میں مزدوروں کی گاؤں واپسی کا سلسلہ جاری

نئی دہلی (ایجنسی) ایل پی جی یعنی رسوئی گیس کی قلت نے مزدور طبقہ کو بری طرح سے متاثر کر دیا ہے۔ چھوٹے سلنڈر میں ایک کلو یا 2 کلو گیس بھر کر گھر چلایا جانے والا یہ طبقہ 400 سے 500 روپے کلو گیس ملنے سے بے بس و مجبور دکھائی دے رہا ہے۔ ایندھن کی کمی سے کئی فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں، اس لیے ان فیکٹریوں سے منسلک مزدور دانے دانے کو محتاج ہو گیا ہے۔ گیس کی بڑھی ہوئی قیمت نے حال اس قدر بدتر کر دیا ہے کہ انھیں گاؤں واپسی ہی واحد راستہ نظر آ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشنوں پر مزدوروں کی بڑی تعداد گاؤں واپسی کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ کئی میڈیا ویژوئل سوشل میڈیا پر سامنے آ رہے ہیں، جس میں بے بس اور مجبور لوگ اپنی پریشانی بیان کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ میڈیا اداروں سے بات کرتے ہوئے کئی لوگ آبدیدہ ہو رہے ہیں، تو کچھ لوگ اپنے گھروں میں بچوں کی فاقہ کشی اور ننھے ننھے دکھائی دے رہے ہیں۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل ایکس ہینڈل پر ایک ویڈیو شیئر کی ہے جس میں ایک شخص اپنی پریشانی بیان کر رہا ہے۔ متاثر شخص کہتا ہے "میرا پچہ دودھ کے لیے ترس گیا۔ گیس نہیں ملی 2 دن تک مہرا کھا کر رہے۔" خراب صورت حال پر کانگریس نے تبصرہ کیا ہے کہ "آزاد ہندی مزدوری کرنے والا 400 روپے کلو گیس کیسے بھرائے گا؟ گاؤں میں نمک روٹی کھا کر کم از کم زندہ تو رہ لیں گے۔"

آسام انتخابات: ملکارجن کھڑگے کا بی جے پی پر سخت حملہ

'ڈبل انجن حکومت ناکام، عوام کو گمراہ کیا گیا'

کانگریس صدر نے آسام میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی پر وعدہ خلافی، بدعنوانی اور عوامی مسائل کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا اور کانگریس کی گارنٹیوں کو عوام کے لیے حل قرار دیا

گوہاٹی (ایجنسی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے آسام کے سلچر علاقے میں ایک انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ساتھ ریاستی وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما پر شدید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دس برسوں میں براک وادی کے لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے اور انہیں مسلسل نظر انداز کیا گیا ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ سلچر میں بنیادی ڈھانچے کے کئی اہم منصوبے آج تک مکمل نہیں ہو سکے، جن میں قلانی اوور اور تاراپور ایلیویٹڈ کوریڈور شامل ہیں۔ ان کے مطابق یہ تاخیر صرف ترقیاتی سست رفتار نہیں بلکہ عوام کی روزمرہ زندگی کے لیے ایک بڑا بحران ہے، جس سے طلبہ، مزدور اور مریض سب متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ہر سال آنے والے سیلاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس مسئلے کا کبھی کوئی مستقل حل پیش نہیں کیا گیا۔

انہوں نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ صرف انتخابی وعدے کرتی ہے لیکن عملی طور پر کچھ نہیں کرتی۔ آسام معاہدہ، سیلاب سے نجات اور مختلف طبقات کو درج فہرست ذات و قبائل کا درجہ دینے جیسے وعدے آج تک پورے نہیں ہوئے۔ کھڑگے نے کہا کہ سودی حکومت کھرب پتی منصوبوں اور نجی کمپنیوں کو فائدہ پہنچانے کی فکر میں پیچیدہ کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی اس مسئلے کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کانگریس کی قیادت والی یو پی اے حکومت کے دوران ہزاروں غیر قانونی تارکین وطن کو ملک سے نکالا گیا، جبکہ موجودہ حکومت اس معاملے میں ناکام رہی ہے۔

کھڑگے نے گاندھی خاندان کی دفاع کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ملک کے لیے قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے مہاتما گاندھی، اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان رہنماؤں نے ملک کی یکجہتی کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سونیا گاندھی نے وزیر اعظم بننے کا موقع ٹھکرا کر منموہن سنگھ کو یہ عہدہ دیا، جو کانگریس کی قربانی کی مثال ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم مودی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ صرف بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن زمینی سطح پر عوامی مسائل کو حل نہیں کرتے۔ نوجوانوں کو روزگار دینے، کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے اور نوٹ بندی جیسے فیصلوں پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ یہ سب وعدے کھوکھلے ثابت ہوئے ہیں۔

ریاستی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ آسام کی زمینیں بڑے کاروباری گروپوں کو دی جا رہی ہیں اور مقامی لوگوں کے حقوق نظر انداز ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی عربوں کے نام پر ووٹ لیتی ہے لیکن بعد میں انہیں پیچھے دھکیل دیتی ہے۔ کھڑگے نے اپنی تقریر میں کانگریس کی پانچ گارنٹیوں کا بھی ذکر کیا، جن میں خواتین کو ماہانہ مالی امداد، صحت کی سہولت، زمین کے حقوق اور بزرگوں کے لیے پنشن شامل ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کانگریس نے دیگر ریاستوں میں اپنے وعدے پورے کر کے دکھائے ہیں اور آسام میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ بی جے پی کو اقتدار سے ہٹا کر کانگریس کو موقع دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لڑائی عوام کے حقوق اور تحفظ کی ہے اور عوام کی طاقت ہی فیصلہ کرے گی کہ آسام میں کس کی حکومت بنے گی۔

پولیس تھانوں میں 'سی سی ٹی وی' کی کمی پر سپریم کورٹ سخت

مرکزی داخلہ سکریٹری کو کیا طلب، عدالت عظمیٰ کا قوانین کی عدم تعمیل پر تشویش کا اظہار

نئی دہلی (ایجنسی) راجستھان سمیت ملک کی دیگر ریاستوں کے پولیس تھانوں میں سی سی ٹی وی کیمروں کی کمی سے متعلق از خود نوٹس معاملہ پر بدھ (6 اپریل) کو سپریم کورٹ نے سخت موقف اختیار کیا۔ عدالت نے مرکزی داخلہ سکریٹری کو طلب کرتے ہوئے انہیں ذاتی طور پر پیش ہونے کی ہدایت دی ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ نے کہا کہ ہندوستان کے داخلہ سکریٹری اس عدالت کے سامنے موجود ہیں تاکہ سپریم کورٹ کی نگرانی میں جاری منصوبے کے تناظر میں ان سے مناسب مدد حاصل کی جا سکے۔ سماعت کے دوران جسٹس وکرم ناتھ نے کہا کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ کیرالہ میں سب سے اچھا انتظام ہے تو دوسری ریاستیں اس پر عمل کیوں نہیں کر سکتیں؟ جسٹس سندیپ مہتا نے کہا کہ ویمنگ کر کے کیرالہ ماڈل کے مطابق ترقی کیوں نہیں کر سکتے؟ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ سینئر وکیل سدھارتھ دوے نے بتایا کہ کئی ریاستوں نے اس سمت میں کافی ترقی ہے، لیکن کچھ ریاستیں اب بھی پیچھے ہیں۔ وکیل نے کہا کہ اس میں شاید کچھ اور سیاسی وجوہات بھی شامل ہیں۔

سینئر وکیل سدھارتھ دوے نے عدالت کو مزید بتایا کہ کیرالہ، مدھیہ پردیش اور اترپردیش جیسی ریاستوں نے مشبوط ای سی ٹی سسٹم نافذ کیے ہیں۔ خاص طور سے کیرالہ میں پولیس افسر موبائل کی ذریعہ رئیل۔ ٹائم مانیٹرنگ کر سکتے ہیں۔ جب دوے نے کہا کہ کیرالہ میں سب سے اچھا انتظام ہے تو جسٹس ناتھ نے کہا کہ "اگر آپ کہتے ہیں کہ کیرالہ میں سب سے اچھا انتظام ہے تو دیگر ریاستیں اس پر عمل کیوں نہیں کر سکتیں؟" قوانین کی عدم تعمیل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عدالت نے جھارکھنڈ کو ایک ایسی ریاست کے طور پر نشان زد کیا جہاں سی سی ٹی وی کیمرے لگانے میں بہت کم پیش رفت ہوئی ہے۔ عدالت نے دہلی اور کچھ مرکزی ایجنسیوں میں بھی پائی جانے والی خامیوں کا ذکر کیا۔ بنچ نے پایا کہ کئی ریاستوں میں کیمرے لگانے کا کام کاغذی حد تک مکمل ہو چکا ہے، لیکن ان کی مانیٹرنگ کے لیے ڈیٹا بوٹ سسٹم اب تک مکمل طور پر نافذ نہیں ہوا ہے۔ سماعت کے دوران عدالت نے ان رپورٹس پر بھی تشویش کا اظہار کیا جن میں کہا گیا تھا کہ پڑوسی ممالک سے منگوائے گئے کچھ سی سی ٹی وی کیمروں کو ڈیٹا سیکورٹی کے خطرات کے باعث ہٹانا پڑ سکتا ہے۔ بنچ نے کہا کہ اب حکومت نے کچھ خاص کیمروں کو ہٹانے کی ہدایت جاری کی ہے۔ ساتھ ہی عدالت نے سوال اٹھایا کہ کیا صورت میں ریاستیں فنڈنگ کی کمی کو کیسے سنبھالیں گی۔ مرکزی حکومت کی جانب سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالسٹر جنرل راجو بھٹا کر نے کہا کہ اس تعلق سے اب تک کوئی باضابطہ حکم جاری نہیں کیا گیا ہے۔

سماعت کے دوران بنچ نے اس بات پر زور دیا کہ یہ منصوبہ مشترکہ طور پر مالی اعانت یافتہ ہے، جس میں ریاست 40 فیصد اور مرکزی حکومت 60 فیصد کا تعاون دے رہی ہے۔ بنچ نے کہا کہ تمل ناڈو کی کمی کو بہانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ ساتھ ہی عدالت نے کہا کہ "اگر کیرالہ میں بہترین نظام ہے تو دیگر ریاستیں اس پر عمل کیوں نہیں کر سکتیں؟ عدالت نے تجویز پیش کی کہ تمام ریاستیں کیرالہ ماڈل اپنائیں اور مرکزی حکومت کے ساتھ مل کر یکساں نظام تیار کریں، تاکہ پورے ملک میں یکسانیت لائی جا سکے۔" عدالت نے یہ بھی کہا کہ معاملے کی مزید سماعت اگلے روز کے لیے درج کی جائے اور مرکزی داخلہ سکریٹری کو عدالت میں موجود رہنے کا حکم دیا۔

دہلی اسمبلی کی سیکورٹی میں بڑی کوتاہی

گیٹ توڑ کر اندر داخل ہوئی نامعلوم کار، احاطہ میں گلدستہ رکھ نقاب پوش شخص فرار

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی اسمبلی میں پیر (6 اپریل) کو سیکورٹی میں بڑی کوتاہی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ایک ہی معلوم کار میں گیٹ سے ٹکرا کر کمپلیکس میں داخل ہو گئی جس کے بعد اسٹاف اور سیکورٹی والوں میں افراتفری مچ گئی۔ افسران کے مطابق کار کے اندر سے ایک نقاب پوش شخص نیچے اترا اور ایک گلدستہ اسمبلی احاطے میں رکھ کر واپس لوٹ گیا۔ دہلی پولیس کے مطابق اسمبلی میں داخل ہونے والی کار اتر پردیش میں رجسٹرڈ ہے، جو کریٹ نمبر 2 سے زبردستی اندر داخل ہوئی اور ان لوگوں نے گیٹ توڑ دیا۔ ڈائریکٹر دہلی اسمبلی کے اجیتکر وجیندر گپتا کے دفتر کی جانب بڑھا اور برآمدے کے پاس پھولوں کا ایک گلدستہ رکھ دیا۔ اس واقعہ نے سیکورٹی کے حوالے سے سنگین تشویش کا اظہار کیا ہے اور افسران اسے سیکورٹی میں ممکنہ کوتاہی کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ افسران کے مطابق ایک نقاب پوش آدمی کار چلا رہا تھا، جو دوپہر کے تقریباً چھ بجے اسمبلی احاطے کے گیٹ نمبر 2 کو توڑ کر اندر داخل ہو گئی۔ دہلی سیکریٹریٹ کے ایک افسر نے کہا کہ "ڈائریکٹر اسمبلی اجیتکر وجیندر گپتا کے دفتر کی جانب بڑھنا اور پھچھے ہٹنے سے قبل پورچ کے پاس پھولوں کا گلدستہ رکھنا، بو کے میں کوئی مشکوک چیز نہیں ملی ہے۔ دی آئی پی گیٹ پر سی آر پی ایف سیکورٹی میں تعینات تھے، اس کے بعد ڈائریکٹر فرار ہو گیا ہے۔ گاڑی کا نمبر یوپی۔26 اے زیڈ 8090 ہے۔" دہلی پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی تحقیقات شروع کی ہے اور سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر ڈرائیور اور کار کی تلاش کی جا رہی ہے۔ افسران نے کہا کہ اس واقعہ سے سنگین سیکورٹی خدشات پیدا ہوئی ہیں اور اسے ممکنہ سیکورٹی بریچ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ واقعہ حال ہی میں ختم ہوئے بجٹ سیشن کے دوران اسمبلی کو یرغمال بنانے کی دھمکی ملنے کے بعد ہوئی ہے، جس سے کمپلیکس کی سیکورٹی کو لے کر تشویش میں اضافہ ہو گیا ہے۔

جے رام رمیش کا دعویٰ: نہ کھاؤں گا نہ کھانے دوں گا ایک دھوکہ تھا

نئی دہلی۔ (یوان آئی) سینئر کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے بی جے پی لوزام لگایا کہ نہ کھاؤں گا، نہ کھانے دوں گا کا نعرہ ایک عمل دھوکہ ثابت ہوا ہے۔ انہوں نے یہ الزام سپریم کورٹ آف انڈیا کی اس ہدایت کے متناظر میں لگایا ہے جس میں مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کو اروناچل پردیش کے وزیر اعلیٰ کے خاندان کے فراڈ کو سیدھ طور پر دیکھ کے تحقیقی کی ابتدائی انکوائری شروع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا تو یہ ابھی شروعات ہے "انہوں نے اشارہ دیا کہ دیگر ریاستوں میں بھی اسی طرح کے مسائل سامنے آ سکتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر دیگر ریاستوں میں بھی ایسے ہی معاملے ہیں، جہاں خاندان کے لوگوں کو فائدہ پہنچایا گیا ہے اور مدد کی جا رہی ہے تو شامل مشرق کے لوگ کم آئیں اور وزیر اعلیٰ جلد ہی تحقیقات کے دائرے میں کی طرف لے جا سکتی ہے۔ رمیش نے دلیل دی کہ یہ پیش رفت گورننس کے ایک گہرے مسئلے کو بے نقاب کرتی ہے۔ سیاسی تنقید میں اکثر نمایاں کے جانے والے الزام اور بڑھتی کے اپیڈیٹ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ نیز صرف ایک جملہ بن کر رہ گیا ہے۔ اب دھیرے دھیرے سچ سامنے آ رہا ہے۔" ان ریمارکس نے اپوزیشن اور حکمراں طبقے کے درمیان سیاسی تلخی کو تیز کر دیا ہے، جبکہ حکومت کا موقف ہے کہ انکوائری ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے اور اس سے قبل از وقت نتائج اخذ کرنے کے خلاف خبردار کیا ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ سی بی آئی کی ابتدائی انکوائری کا مقصد یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ آیا باقاعدہ کیس درج کرنے کے لیے کافی ثبوت موجود ہیں یا نہیں۔ ایک قانونی تجزیہ کار نے واضح کیا۔

چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے جدید ٹیکنالوجیز کے انضمام کی اہمیت پر زور

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے آج آرمی میڈیکل کور کے 262ویں یوم تاسیس کی تقریب سے خطاب کیا

نئی دہلی، (یوان آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے آج آرمی میڈیکل کور کے 262ویں یوم تاسیس کی تقریبات کے حصے کے طور پر آرمی ہسپتال (ریسرچ اینڈ ریفرل) میں 6 اضلع طبی، انکولوجی اور جوائنٹ ریپلیسمنٹ سینٹر اور ایس ہسپتال، دہلی کینٹ میں نئے بنیادی ڈھانچے کا سنگ بنیاد رکھا۔ آرمی ہسپتال (ریسرچ اینڈ ریفرل) میں جدید ترین سہولیات کا تصور آرمڈ فورسز میڈیکل سروسز (اے ایف ایم ایس) کی اعلیٰ درجے کی طبی تعلیم اشت کی صلاحیتوں کو نمایاں طور پر بڑھانے کے لیے کیا گیا ہے، خاص طور پر آنکھوں کی جدید طریقے دیکھ بھال، کینسر کے علاج اور پیچیدہ جوائنٹ ریپلیسمنٹ سرجری کے شعبوں میں جب کہ یہ ہسپتال میں نئے ہسپتال کا بنیادی ڈھانچہ 998 بستروں کی گنجائش کے ساتھ، مزید 100 اضافی بنگلمی (کراسس) بستروں کی سہولت سمیت تیار کیا جا رہا ہے تاکہ دفاعی افواج کے اہلکاروں کی معمول کی اور ہنگامی صحت کی ضروریات کو موثر انداز میں پورا کیا جا سکے۔ اپنے خطاب میں وزیر دفاع نے فوجی طب میں ابھرتے ہوئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلسل اختراع صلاحیت سازی اور جدید ٹیکنالوجیز کے انضمام کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ جدید ٹیکنالوجی اور بنیادی ڈھانچے سے لیس نئی سہولیات عاشر سروش اہلکاروں، ساتھ فوجیوں اور ان پر منحصر افراد کو معیاری طبی دیکھ بھال فراہم کریں گی۔

مسٹر راج ناتھ سنگھ نے اونچے پہاڑوں سے لے کر تاپتی رسائی بنگلاتے تک، اُن کے وقت سے لے کر تپتی کے لحاظ تک، ملک کے کونے کونے میں خدمات انجام دینے کے لیے اے ایف ایم ایس اہلکاروں کی لگن، پیشہ ورانہ مہارت اور بہادری کی تعریف کی۔ انہوں نے گلوکوں کی جراحی اور آنکھوں کی دیکھ بھال کی خدمات کے کامیاب انعقاد کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے بھیانی سمیت ملک بھر اور پڑوسی ممالک میں طبی کیمپوں کے انعقاد کے لیے ان کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات دوست ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات کو مضبوط کرتے ہیں اور ساتھی ساتھ ملک کے لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں لاتے ہیں۔ آپ کی خدمات ہندوستان کی سالمت پاور کے ایک طاقتور عہد نامے کے طور پر ابھری ہیں۔ جب کہ وزیر دفاع نے فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کے لیے عالمی معیاری صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا اور اسے اولین ترجیح قرار دیا، انہوں نے اے ایف ایم ایس پر زور دیا کہ وہ تحقیق پر خصوصی زور دے، اور عوام کے سامنے صحت کی دیکھ بھال کا تحقیقی طور پر موثر ماڈل پیش کرنے کے لیے قدیم قلعے کے ساتھ جدید طبی سائنس کے انضمام پر زور دیا۔" وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، ملک نے طبی شعبے میں صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کی مسلسل توسیع، اعمس جیسے اداروں کی تعداد میں اضافے نے کے آیوشمان کارڈ کے ذریعے ہر ایک تک صحت کی سہولیات تک رسائی، اور کینسر کے علاج، بانی پاس سرجری اور اہم ہنگامہ شاہ جیسے شعبوں میں پیش رفت کے ساتھ نمایاں پیش رفت کی ہے۔

سعودی عرب میں پھنسے مہاراشٹر کے 41 لوگوں کی واپسی کو یقینی بنائے حکومت: سپریا سولے

ممبئی (ایجنسی) راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کی ورکنگ صدر اور رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر سعودی عرب میں پھنسے ہوئے 41 ہندوستانی شہریوں کو بحفاظت واپس لانے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ "یہ تمام لوگ مہاراشٹر کے مختلف اضلاع سے ہیں اور فی الحال سعودی عرب کی راجدھانی ریاض میں پھنسے ہوئے ہیں۔" ان کا کہنا ہے کہ ریاض سے ممبئی لوٹنے والی ان کی اکسالیبر کی پرواز اچانک منسوخ کر دی گئی تھی، جس کی وجہ سے وہ شدید مشکلات کر پار ہے ہیں۔ سپریا سولے نے متاثر مسافروں کی فہرست بھی شیئر کی ہے، جس میں آفرین شیخ، شیخ طالب شیخ رؤف، سکندر خان، عثمان خان، حمید سلیم سکندر خان، شیخ انور، شیخ غفار، احمد سکندر خان، اسامہ انور شیخ، ربانی سکندر خان پٹھان، سیرا بیگم سکندر خان پٹھان، سکندر منور خان، شیخ عزیر شیخ انور، یمین ولی سام شیخ جمیلہ، بیگم ہما، احمد علی، قادر فاری بیگ، احمد علی قادر بیگ، عارف بیگ، رفیق قادری، سعید قادری، سید رفیق قادری، احمد علی قادر بیگ، رفیق جاوید شکیل بابی، رفیق شکیل بابی، شیخ شامل، شیخ ثاقب، شیخ شبیر، رام آنر ٹشیخ شبیر، شیخ شبیر، شیخ بشیر، رام آنر ٹشیخ شبیر، شیخ شبیر، شیخ بصیر شیخ، شیخ بشیر، رام آنر ٹشیخ شبیر، شیخ شبیر، شیخ بصیر شیخ، شیخ بصیر

ہندوستان کی سالمیت اور ترقی میں صوفیائے کرام کا حصہ

صوفی اکیڈمی خانقاہ سہروردیہ چشتیہ خلیل پور شریف کے زیر اہتمام یک روزہ قومی کانفرنس کا انعقاد

پریاگ راج: 6 اپریل (پی این ایس) صوفی اکیڈمی خانقاہ سہروردیہ چشتیہ خلیل پور شریف کے زیر اہتمام بعنوان "ہندوستان کی سالمیت اور ترقی میں صوفیائے کرام کا حصہ" ایک شاندار اور باوقار یک روزہ قومی کانفرنس کا انعقاد چندر شیکھر آزاد پارک، الہ آباد میونزم کے پنڈت برج موہن ویاس آڈیٹوریم میں عمل میں آیا۔ اس اہم علمی و فکری اجتماع کی صدارت پدم شری امر بھلس پروفیسر اختر الواسع نے فرمائی۔ ملک کے مختلف علمی و ادبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے دانشوروں، اساتذہ، محققین اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کا آغاز قرآن مقدس کی تلاوت سے ہوا جسے قاری محمد ابراہیم نے نہایت خوش الحانی اور اثر انگیز انداز میں پیش کیا۔ خانقاہ سہروردیہ کے پروگرام کو روحانیت اور سنجیدگی کی فضا عطا کی۔ صوفی اکیڈمی کے ڈائریکٹر اور کانفرنس کے کنوینر سید انوار علی نے تمام معزز مہمانوں کا گلدستہ، شال اور نشانِ یادگار پیش کر کے استقبال کیا۔ انہوں نے نظامت کے فرائض بھی انجام دیے اور پروگرام کو منظم انداز میں آگے بڑھایا۔ استقبالیہ کلمات ادا کرتے ہوئے ڈاکٹر فاضل حسین پنجمی نے شہر الہ آباد (موجودہ پریاگ راج) کی تاریخی و تہذیبی عظمت کو موضوع بنایا۔ انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ یہ شہر سیاسی، مذہبی، علمی، ثقافتی اور انقلابی تحریکوں کا مرکز رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگرچہ پریاگ راج ہندوؤں کے لیے مقدس تیرتھ کی حیثیت رکھتا ہے مگر صوفیائے کرام نے بھی یہاں ہر کیف نفس، حق آگہی اور خدمتِ خلق کے مراکز قائم کیے۔ ان خانقاہوں اور دائروں نے نہ صرف مذہبی بیداری پیدا کی بلکہ معاشرتی امن آگہی اور اخلاقی اصلاح میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہی خانقاہیں نظام ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کی زندہ علامت ہیں۔ تحاریکی کلمات میں پروفیسر صابر طارق شید نے صوفیائے کرام کی عالمی شناخت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے مختلف خطے اپنے صوفی بزرگوں کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی صوفیا نے محبت، اخوت، رواداری اور دین الہند جیسے ہم آہنگی کا پیغام عام کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صوفی تعلیمات نے دلوں کو جوڑنے اور معاشرے کو استحکام دینے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ الہ آباد کی خانقاہوں اور دائروں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ مراکز آج بھی روحانی تربیت اور سماجی اصلاح کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اختتامی تقریر کرتے ہوئے پروفیسر سید سراج الدین اجملی نے صوفیائے کرام کی خدمات خلق کو کانفرنس کے مرکزی موضوع سے جوڑا۔ انہوں نے کہا کہ صوفیائے نے مذہب کو محض رسم و رواج تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے عملی زندگی میں ڈھالا۔ انہوں نے بھوکوں کو کھانا کھلایا، بے سہارا افراد کی مدد کی، تعلیم و تربیت کے مراکز قائم کیے اور ہر طبقے کے لوگوں کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھے۔ ان کے نزدیک انسانیت کی خدمت ہی اصل عبادت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی طرزِ عمل ہندوستان کی سالمیت اور ترقی کی بنیاد بنا۔ یکجہتی خطبہ دیتے ہوئے پروفیسر علیم اشرف خان نے ہندوستان کی کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی ساخت پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ صوفیائے کرام نے "اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہ" کے نظریے کو عملی شکل دی جس کا مطلب ہے کہ تمام انسان خدا کے کنبے کا حصہ ہیں۔ اس فکر نے مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے ماننے والوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد دی۔ انہوں نے ہندوستان کو ایک گلدستے سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ یہاں کثرت میں وحدت کی جو مثال ملتی ہے اس کی بنیاد صوفی فکر اور عمل پر قائم ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ آج کے دور میں بھی اسی فکر کی ضرورت ہے تاکہ قومی یکجہتی کو مضبوط بنایا جا سکے۔ مہمان خصوصی پروفیسر مسعود انور علوی نے اپنے خطاب میں عالمی منظر نامے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں جب ظلم، جبر اور استبداد نے سر اٹھایا تب صوفیائے کرام نے انسانیت کی حفاظت کے لیے آواز بلند کی۔ انہوں نے اخلاقی اقدار کی بحالی اور عدل و انصاف کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ تصوف ہمیشہ امن، صبر اور استقامت کا پیغام دیتا رہا ہے۔ مہمانِ اعزازی پروفیسر عمر کمال الدین نے صوفیائے کرام کی روحانی زندگی اور باطنی مجاہدات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ صوفی بزرگ سخت ریاضتوں اور مجاہدات سے گزر کر راہِ فکر کو پاک کرتے تھے۔ ان کی زندگی خاکساری، عاجزی، محبت اور مساوات کا عملی نمونہ تھی۔ انہوں نے تحقِ باطل کے معرکے میں ہمیشہ حق کا ساتھ دیا اور اخوت و ہمدردی کے جذبات کو فروغ دیا۔ یہی اوصاف انہیں معاشرے کے لیے مشعلِ راہ بناتے ہیں۔ صدارتی خطبہ دیتے ہوئے پدم شری پروفیسر اختر الواسع نے تصوف کی جامع اور متوازن فکر پر تفصیل سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ شریعت اور طریقت کا حسین امتزاج تصوف میں نظر آتا ہے۔ تصوف انسان کے باطن کو سنوارتا ہے اور اسے خدا سے جوڑتا ہے۔ ساتھ ہی انسانوں کے درمیان محبت اور ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین کا اصل پیغام توحید اور وصل ہے نہ کہ تفریق اور تقسیم۔ صوفی روایات نے ہمیشہ پُرامن بقائے باہمی اور ثقافتی تعامل کو فروغ دیا۔ اسی موقع پر سید انوار اشرفی کی تصنیف "عہدِ حاضر میں تصوف کی معنویت" کی رسمِ اجرا بھی انجام پائی جس میں تصوف کے عصری تقاضوں اور فکری پہلوؤں پر مقالات شامل ہیں۔ حاضرین نے اس کتاب کو موجودہ دور میں تصوف کی اہمیت کے حوالے سے ایک اہم اضافہ قرار دیا۔ آخر میں ڈاکٹر شعیب انور علوی نے اظہارِ تشکر پیش کرتے ہوئے تمام مہمانوں، مقررین اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں ظہرانے کا اہتمام کیا گیا اور پھر محفلِ قوالی منعقد ہوئی جس میں قوال غفران اسلمی اور ان کی ٹیم نے روح پرور کلام پیش کیا اور سامعین کو محظوظ کیا۔ اس موقع پر کوئیز ڈاکٹر ناظر حسین، ڈاکٹر محمد ریحان، سید ایاز علی سمیت شہر الہ آباد کی متعدد علمی، ادبی، سماجی اور سیاسی شخصیات موجود تھیں۔ پروفیسر طٰہٰ فاطمی، ڈاکٹر نیلوفر حفیظ، ڈاکٹر ظفر اللہ انصاری، ڈاکٹر کفیل احمد، ڈاکٹر محمد شہباز، ڈاکٹر رانی حفیظ، ڈاکٹر طالب اکرام، ڈاکٹر جاوید احسن مشہود اور نعلوی، اختر ملک، فاروق اعظمی، نواب فاروق، رکن الدین، صبا نیم، زینب شمس، محمد اجمد، زبیر حسن، سید محمود عالم، محمد عسکری علی، اختر مصباحی، محمد شرف برکاتی، محمد زاہد، محمد تبصیر، محمد گلشیر، شاہنواز عطاری، وجد اقبر، محمد دانش، غلام نبی، اختر رضا، سید رحمت علی، سید فطین، محمد اکرم، شمدی، نقاش، محمل کے علاوہ شہر کے ائمہ مساجد و اساتذہ و مدارس و دیگر معزز شخصیات نے بھی شرکت کی۔ الہ آباد یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالرز اور بی اے، ایم اے کے طلبہ و طالبات کی نمایاں تعداد موجود رہی۔ خانقاہ سہروردیہ چشتیہ خلیل پور شریف کے منتظمین، محققین اور مریدین کی بڑی تعداد کی وجہ سے آڈیٹوریم مکمل طور پر بھر گیا جو اس کانفرنس کی کامیابی اور عوامی دلچسپی کا واضح ثبوت ہے۔ یہ کانفرنس اپنے موضوع کی معنویت، مقررین کی علمی گہرائی اور شرکا کی بھرپور شرکت کے سبب نہایت کامیاب رہی اور اس نے ہندوستان کی سالمیت اور ترقی میں صوفیائے کرام کے کردار کو واضح اور مؤثر انداز میں اجاگر کیا۔

رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ کے حوالے سے آگاہی کیمپ، بچوں کو حقوق سے آگاہ کیا

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی امروہہ کے زیر اہتمام، ڈسٹرکٹ جج/چیئرمین، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی امروہہ، دویک کی رہنمائی میں اور ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، امروہہ، سکریٹری/جج، ایھیشیک کمار ویاس کی ہدایت پر ایک تفصیلی کیمپ کا انعقاد سٹیلا دیوی کسان انٹر کالج، ڈیڈوملی (تحصیل امروہہ) میں کیا گیا۔ اسکول کے اساتذہ کے ساتھ تقریباً پچاس طلباء نے جوش و خروش سے پروگرام میں حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے مقررین نے حق تعلیم ایکٹ کی بنیادی روح پر روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ ۶ سے ۱۴ سال کی عمر کے ہر بچے کو مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ کوئی بچہ معاشی یا سماجی وجوہات کی بنا پر تعلیم سے محروم نہ رہے۔ پی ایل وی لوکس سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیم صرف علم حاصل کرنے کا ایک ذریعہ نہیں ہے، بلکہ یہ انسان کی زندگی کی رہنمائی کا سب سے طاقتور ذریعہ ہے۔ یہ ہر والدین اور معاشرے کا فرض ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم کے بارے میں آگاہ کریں اور انہیں اسکول بھیجنے کو یقینی بنائیں"۔ پی ایل وی پراوین کمار نے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا "آپ سب ملک کا مستقبل ہیں۔ صرف تعلیم کے ذریعے ہی آپ اپنے خوابوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ اگر کسی کو اپنی پڑھائی میں کوئی دشواری پیش آتی ہے تو وہ بلا جھجک لیگل سروسز اتھارٹی سے رابطہ کر سکتے ہیں۔" پی ایل وی پریتی نے خاص طور پر طلباء کو حساس بناتے ہوئے کہا "لڑکیوں کے لیے تعلیم اتنی ہی ضروری ہے جتنی لڑکوں کے لیے۔ آج کے دور میں، ہر لڑکی کو خود انحصار بننے کے لیے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم خود اعتمادی اور بااختیار بناتی ہے۔" پی ایل وی پرتم سنگھ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا مختلف سرکاری اسکیموں کے فائدے صرف اسی صورت میں حاصل کیے جا سکتے ہیں جب ہم ان سے واقف ہوں۔ تعلیم کا حق ایک ایک طاقتور قانون ہے۔" یہ ہر بچے کو یکساں مواقع فراہم کرتا ہے۔" پی ایل وی راجندر سنگھ نے کہا "اگر کسی بچے کو اسکول میں داخلہ لینے میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا اسے فیس ادا کرنے کے لیے کہا جاتا ہے تو وہ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی سے شکایت کر سکتے ہیں، جہاں انہیں مفت مدد فراہم کی جائے گی۔" پروگرام کے دوران طلباء نے بے تابی سے سوالات بھی کیے جن کے پی ایل وی ممبران نے آسان زبان میں جواب دیے۔ کیمپ کے آخر میں تمام شرکا کو باقاعدہ پیغام دیا گیا۔ اپنے اردگرد کے بچے تعلیم حاصل کریں۔

دیوبند کے قریبی گاؤں سے ایک لڑکی کو اغوا کئے جانے کا معاملہ روشنی میں آیا

دیوبند/ 6 اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے ایک قریبی گاؤں سے ایک لڑکی کو اغوا کئے جانے کی اطلاع پر گاؤں کا ماحول تشویدہ ہو گیا۔ مشتعل اہل خانہ اور گاؤں کے لوگوں نے کوتوالی پہنچ کر پولیس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اہل خانہ نے خبر دار کیا کہ اگر لڑکی کو جلد بازیاب نہیں کرایا گیا تو گاؤں میں ایک بھرپور احتجاجی ریلی کا تاکہ مزید سکت عمل بنائی جائے۔ اطلاعات کے مطابق دیوبند کے ایک نزدیکی گاؤں کی 16 سال نابالغ لڑکی تلہیٹیل بزرگ گاؤں میں واقع ایک انٹرکالج میں 11 ویں جماعت کی طالبہ ہے۔ دوپہر کے وقت چھٹی کے بعد جب وہ کالج سے بذریعہ وین گھر واپس لوٹ رہی تھی تو راستہ میں پہلے سے ہی موجود پڑوسی گاؤں کے ایک نوجوان نے بہلا پھلا کر اسے وین سے نیچے اتار کر اپنے ساتھ کسی نامعلوم جگہ پر لے گیا۔ طالبہ کے گھر واپس نہ لوٹنے پر اس کے اہل خانہ نے اس کی تلاش شروع کی لیکن انہیں اس کا کوئی سراغ حاصل نہیں ہو سکا بعد ازیں اس کے اہل خانہ نے گاؤں کے ساتھ کوتوالی پہنچ کر شدید احتجاج کیا اور ملزم کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ وہیں کوتوالی انچارج سنجیو کمار نے بتایا کہ پولیس ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے اور لڑکی کی تلاش کے لئے مختلف مقامات پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ان کی یقین دہانی کے بعد اہل خانہ پرسکون ہوئے اور احتجاج ختم کیا۔ اسی دوران بھپتیش سنگھ نے بتایا کہ اس معاملے میں رپورٹ درج کر لی گئی ہے اور پولیس پر پہلو سے جانچ کر رہی ہے۔ طالبہ کی جلد بازیابی کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ احتجاج کرنے والوں میں بھگت سنگھ، رام بابو دیویندر سنگھ، سندیپ کمار، جگندر سنگھ، ہلو، راہل، ستیہ ندر، امت کمار، اوم سنگھ، بلراج سنگھ اور سشیل چودھری سمیت بڑی تعداد میں گاؤں کے لوگ موجود تھے۔

نامعلوم افراد نے نوجوان کا گولی مار کر قتل کیا نہر کنارے ملی لاش

نوجوان کی نہیں ہو سکی شناخت، پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم ہائوس بھیجا

بلند شہر 6/ اپریل (پریس ریلیز) بلند شہر کوتوالی دیہات علاقے میں بھائی پورہ حضرت پور روڈ پر منگل کو دن دہاڑے موٹر سائیکل سوار ایک نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ نہر کی پٹری کے کنارے سے نوجوان کی ابھی کوئی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس نے لاش کا پنچانامہ بھر کر پوسٹ مارٹم ہاؤس بھیج دیا ہے۔ اطلاع کے مطابق کوتوالی دیہات علاقے میں نہر کی پٹری کے قریب نوجوان کی لاش ملنے کی اطلاع پر پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر معاینہ کیا۔ نوجوان کی لاش نہر کے کنارے پڑی ہوئی تھی۔ ابتدائی تفتیش میں معلوم ہوا ہے کہ متوفی کو سر اور پیٹ میں گولیاں ماری گئی ہیں۔ جسم پر دیگر زخم بھی پائے گئے جس سے شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ حملہ آوروں نے گولی مارنے سے پہلے اس کے ساتھ مار پیٹ کی ہوگی۔ پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے، تاہم لاش کی ابھی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس آس پاس کے علاقے میں پوچھ گچھ کر رہی ہے اور حملہ آوروں کی شناخت کے لیے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے۔ ایس پی سٹی شنکر پرساد نے بتایا کہ لاش کی شناخت کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی اور اس واردات کا جلد پردہ فاش کیا جائے گا۔

دیوبند شوگر مل 7 اپریل تک گنے کی خریداری کرے گی

دیوبند، 6 / اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند شوگر مل یونٹ کے نائب صدر بھٹکر مشرا نے پریس کو جاری اپنے بیان میں بتایا ہے کہ 202526 کا گنا سیزن 7 اپریل تک مکمل ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ جن کسانوں کے کھیتوں میں ابھی گنا فصل باقی ہے تو وہ 7 اپریل تک اپنے گنے کی فصل شوگر مل کے گیٹ یا گنا تول سنٹر پر پہنچا دیں۔ سات اپریل تک جی گنا مل میں خریدا جائیگا اٹھارہ اپریل کو شوگر مل میں گنا خرید بند ہو جائے گی۔ بھٹکر مشرا نے بتایا کہ شوگر مل انتظامیہ نے 27 مارچ تک خریدے گئے تمام گنے کی رقم ادا کی متعلقہ کوآپریٹو گنا سمیتیوں کے ذریعے کسانوں کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کرا دی ہے۔

سیانہ کوتوالی علاقے میں دن دہاڑے نوجوان کا چاقو سے حملہ کر کے قتل

واردات سے علاقے میں سنسنی، حملے میں دوسرا نوجوان زخمی، ملزم نوجوان گرفتار

بلند شہر 6/ اپریل (پریس ریلیز) بلند شہر کے خانپور تھانہ علاقے کے پالی گاؤں میں پیر کو دن دہاڑے ایک نوجوان پر چاقو سے حملہ کر کے بے دردی سے قتل کر دیا۔ اتنا ہی نہیں ملزمان نے مقتول کے دوست پر بھی حملہ کر دیا جس سے وہ بھی شدید زخمی ہو گیا۔ اسکوٹی سوار حملہ آور قتل کی واردات کو انجام دے کر موقع سے فرار ہو گئے۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر زخمی نوجوان کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے ایس او سیانہ رام کرن سنگھ نے بتایا کہ متوفی کی لاش تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ ایس پی سنسنی خیز واردات کے سبب پورہ اور پالی گاؤں کے درمیان جنگل میں دوپہر تقریباً 12 بجے پیش آئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ حملے میں زخمی سنگھا اور متوفی دیپک (32) آپس میں دوست تھے اور اسکوٹی پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ اسی دوران راستے میں ملزم بھی اسکوٹی سے وہاں پہنچا اور دونوں کو روک لیا۔ جس کے بعد اس نے دونوں دوستوں پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ ملزم اور متوفی دونوں پالی پرتاپ گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ زخمی نوجوان سے سنگھ (35) کو فوری طور پر شہر کے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں داخل کرایا گیا جس کے بعد ڈاکٹروں نے اسے بہتر علاج کے لیے ضلع اسپتال ریفر کر دیا۔ متوفی کے اہل خانہ کے مطابق دیپک اور اس کے دوست کے سنگھ اور ان پر حملہ کرنے والا ملزم یہ تینوں ایک ہی اسال (چھوٹے) ماہیانی بیک میں کام کرتے تھے۔ بیک میں کام کے دوران لوگوں کو گروپ سے جوڑنے اور لون (قرض) کی وصولی کے متعلق رقم کے لین دین کو لے کر ان کے درمیان تنازع ہو گیا تھا، جو بعد میں جھگڑے میں بدل گیا۔ ایس پی سٹی شنکر پرساد کے مطابق پیسوں کے لین دین کو لے کر متوفی اور ملزم کے درمیان کہا سنی ہوئی تھی، جو بعد میں جھگڑے میں بدل گئی اور ملزم نے چاقو سے حملہ کر دیپک کا قتل کر دیا۔ ملزم کو حراست میں لے کر معاملے کی بابت پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ متوفی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔

ضلع مجسٹریٹ کی صدارت میں متعدی امراض روک تھام مہم کی میٹنگ

بیماری پر قابو پانے کی خصوصی مہم کیم سے ۳۰ اپریل تک اور دستک مہم ۱۰ سے ۳۰ اپریل تک چلائی جائے گی

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) ضلع مجسٹریٹ نیمی گپتا توس نے کلکٹریٹ کے گاندھی آڈیٹوریم میں متعدی امراض کنٹرول مہم کے تحت تیسرے ضلع سطح کے بین محکمہ جاتی اجلاس کی صدارت کی۔ ڈی ایم نے تمام محکموں کو ہدایت دی کہ وہ حکومتی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ بیماری پر قابو پانے کی خصوصی مہم کیم سے ۳۰ اپریل تک چلے گی اور دستک مہم ۱۰ سے ۳۰ اپریل تک چلے گی۔ محکمہ صحت موسمیاتی بیماریوں پر قابو پانے کی مہم کے تحت ڈوئل افسر کے طور پر کام کرتا ہے، اور دیگر محکمے اپنے اپنے مائیکرو پلان تیار کرتے ہیں اور اس کے مطابق کارروائی کو یقینی بناتے ہیں۔ آنے والی گرمی کی لہر کے پیش نظر تمام محکموں کو کیا کرنے اور نہ کرنے کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔ اس مقصد کے لیے تیار کردہ پمفلٹ تقسیم کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ شہری اور دیہی علاقوں میں صفائی کے مناسب انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔ لوگوں میں بیماری پیدا کرنے کے لیے مختلف سرگرمیاں اس طرح سے کی جائیں کہ وہ متعدی بیماریوں پر قابو پانے کی بجھ پیدا کر سکیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ متعدی بیماریوں کے موثر کنٹرول کے لیے بہتر بین محکمہ جاتی رابطہ قائم کیا جائے۔ انہوں نے ڈینگی اور ڈینگو ویکسر سے متعلق بیداری کی مہم کو تیز کرنے کی ہدایت دی۔ ڈی ایم نے کہا کہ ڈینگی کے خلاف مہم کو تیز کرنے کے لیے ہر ضلع میں ایک ایک ڈینگی ہاٹ اسپاٹ کی نشاندہی کی جائے اور وہاں مچھر مار دوا کا چھڑکاؤ کیا جائے۔ ڈینگو ویکسر کے استعمال کے بارے میں بھی ہدایات دی گئیں۔ ڈی ایم نے کہا کہ ڈینگو ویکسر کے استعمال کے بارے میں ڈاکٹروں کو مکمل رہنمائی فراہم کی جائے

شارب ردولوی اردو تنقید کا ایک ناقابلِ فراموش دبستان بن گئے: پروفیسر علی احمد فاطمی

آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی میں پروفیسر شارب ردولوی یادگاری خطبہ اور ایوارڈ تقریب

ترقی پسند نقاد پروفیسر علی احمد فاطمی کو پروفیسر شارب ردولوی ایوارڈ سے نوازا گیا

لکھنؤ۔(اودھ نامہ بیورو) پروفیسر شارب ردولوی میموریل کمیٹی کے زیر اہتمام آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی (پیپل کا لونی) نشاط گنج میں پروفیسر شارب ردولوی ایوارڈ 2025 تقریب اور پروفیسر شارب ردولوی میموریل لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔

اس موقع پر مشہور ترقی پسند نقاد پروفیسر علی احمد فاطمی کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں تیسرا پروفیسر شارب ردولوی ایوارڈ 2025 تقریب کے مہمان خصوصی جسٹس سید قمر حسن رضوی (جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ لکھنؤ بنچ) کے ہاتھوں دیا گیا۔اس سے پہلے پروفیسر فاطمی کے تعلق سے ڈاکٹر موی رضا (اسسٹنٹ پروفیسر خواجہ معین الدین چشتی لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ) نے سپاس نامہ پڑھا۔تقریب کی صدارت ڈاکٹر عمار رضوی (سابق جمہوری وزیر اعلیٰ اتر پردیش) نے کی جبکہ مہمان ذی وقار کے طور پر پروفیسر قمر جہاں (سابق صدر شعبۂ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی) شریک جلسہ رہیں۔ نظامت کا فریضہ پروفیسر عباس رضا نیر (صدر شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ) نے انجام دیا اور اپنے شگفتہ انداز، خصوصی لفظیات، دلچسپ جملوں اور برمحل فقروں سے شائقین ادب کو محظوظ کیا۔

پروگرام کا آغاز شعاع فاطمہ کی طالبات کے ذریعہ پیش کئے گئے راشٹرگان سے ہوا۔مہمانوں کی گلپوشی کے بعد پروفیسر ریشماں پروین (صدر شعبہ اردو لکھنؤ بی جی کرلس پی جی کالج لکھنؤ) نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ شارب ردولوی ایوارڈ ہم لوگ ان کی زندگی ہی میں شروع کرنا چاہتے تھے لیکن انھوں نے اس کی اجازت نہیں دی۔انھوں نے بتایا کہ پہلا پروفیسر شارب ردولوی ایوارڈ معروف ناقد پروفیسر شفیق اللہ کو دیا گیا تھا جبکہ دوسرا پروفیسر شارب ردولوی ایوارڈ حیدرآباد سینٹرل یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اردو پروفیسر سید مجاور حسین رضوی کو دیا گیا اور آج تیسرا شارب ردولوی ایوارڈ ممتاز ترقی پسند ناقد اور محقق پروفیسر علی احمد فاطمی (سابق صدر شعبہ اردو الہ باد یونیورسٹی) کو دیا جا رہا ہے۔بعد ازاں سید قمر حسن رضوی (جسٹس الہ باد ہائی کورٹ لکھنؤ بنچ) کے ہاتھوں پروفیسر علی احمد فاطمی کو تیسرا پروفیسر شارب ردولوی ایوارڈ پیش کیا گیا۔

اس موقع پر پروفیسر علی احمد فاطمی نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج پروفیسر شارب ردولوی ایوارڈ پا کر جتنی خوشی ہو رہی ہے اتنی خوشی کوئی اور ایوارڈ پا کر محسوس نہیں ہوئی۔انھوں نے کہا کہ میرا شارب بھائی کا ساتھ تقریباً پچاس برسوں کو محیط ہے۔انھوں نے کہا کہ شارب ردولوی نے نہ صرف حالی، آزاد، شبلی وغیرہ کے منطقی اور عقلی طرز تنقید کو آگے بڑھایا بلکہ خود بھی ایک ناقابل فراموش دبستان بھی بن گئے۔انھوں نے کہا کہ جدیدیت کے ردعمل اور مابعد جدیدیت کے پیچیدہ عمل نے اردو تنقید کو اس شاہراہ سے ہٹا کر دیا، جسے حالی سے لے کر احتشام حسین تک نے تعمیر کیا تھا۔انھوں نے کہا کہ بنیادی طور پر تنقید میں جدیدیت اور مابعد جدیدیت کے مباحث کی بازگشت ہی سنائی دیتی ہے اور یہ تخلیق سے رشتہ کم بناتی ہے۔مہمان خصوصی جسٹس سید قمر حسن رضوی نے اپنے مختصر خطاب میں شارب ردولوی کی شخصیت کو ایک متاثر کن شخصیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی تنقید میں وہی معتدل مزاجی ہے جو ان کی تخلیقی شخصیت میں تھی۔

دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر خالد اشرف نے پروفیسر شارب ردولوی اور ان کے تنقیدی افکار" کے حوالے سے اپنے تحریر کردہ کردہ "شارب ردولوی میموریل لیکچر" کے بعض حصے پیش کئے اور شارب ردولوی کی شخصیت اور ان کے طرز تنقید پر گفتگو کی۔انھوں نے کہا کہ شارب ردولوی کی تصانیف کی تعداد سترہ ہے، ان میں بھی جو شہرت اور مقبولیت "جدید اردو تنقید اصول و نظریات" کو حاصل ہوئی اس بلندی تک کم کتابیں ہی پہونچ پاتی ہیں۔اس کے اٹھائیس ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ان کا نقطۂ نظر خاصا جمہوری تھا اسی لئے ان کی کتابوں اور مقالوں کو اردو دنیا میں وقار اور مقبولیت حاصل ہوئی۔پروفیسر اشرف نے کہا کہ شارب ردولوی کا نظریہ تھا کہ ادب کو حقیقتوں کے پس منظر ہی میں سمجھا جا سکتا ہے۔اس لئے کہ اس کا زندگی سے ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ ہوتا ہے۔پروفیسر خالد اشرف نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ تنقید کے علاوہ شارب ردولوی کی شخصیت دیگر اصناف اور مصروفیات میں بھی خود کو تسلیم کرتی تھی۔انھوں نے غزلیں، نظمیں قصائد، قطعات اور دوہے سب کہے اور سینئر احباب کے ساتھ مشاعرے بھی پڑھے تھے۔پروفیسر خالد اشرف نے شارب ردولوی کی پہلی غزل (1946) کا ایک شعر بھی پیش کیا جو اس طرح تھا:

صدا تجھ کو شارب کوئی دے رہا ہے
بس اٹھوا سے شرابی، بہار آ رہی ہے

پروفیسر خالد اشرف نے اردو تنقید میں شارب ردولوی کے مقام کے تعین پر کہا کہ ادب و تنقید میں قدر کا تعین اعداد و شمار کی طرح معروضی نہیں ہو سکتا۔انھوں نے مزید کہا کہ شارب ردولوی کی وضاحتی اور تدریسی تنقید نے انھیں ایک غیر متنازعہ صحت مند کامل اور اعتدال پسند رنگ عطا کیا۔

لکھنؤ یونیورسٹی کی سابق وائس چانسلر پروفیسر روپ ریکھا ورما نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی سے میں اکثر ادبی نکات دریافت کرلیا کرتی تھی۔انھوں نے کہا کہ وہ ایک ناقد ضرور تھے لیکن ان کی نرم مزاجی اور انسان دوستی نے انھیں ایک سخت گیر نقاد ہونے سے بچائے رکھا۔ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے صدارتی خطاب میں محبتوں کے ساتھ شارب ردولوی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ میرا ان کا بہتر برسوں کا ساتھ رہا، انھوں نے جو ادبی کام کئے ان کی وجہ سے جب تک اردو ادب رہے گا تب تک پروفیسر شارب ردولوی کا نام بھی زندہ رہے گا۔انھوں نے کہا کہ پروفیسر فاطمی اور شارب ردولوی ایک ہی تنقیدی دبستان کے دو اہم ستون ہیں۔اور دونوں ہی ان ناقدین سے بالکل الگ ہیں جن کی تحریروں میں جارحیت کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔

میں پروفیسر فاطمی کو اس ایوارڈ کے لئے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ساتھ ہی ایوارڈ کمیٹی کے سبھی ممبران اور ان کے شاگردوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں، کیونکہ آپ تمام لوگوں نے پروفیسر شارب ردولوی کے کارناموں کو زندہ رکھنے اور اور ان کی خدمات کو آگے بڑھانے کا نیک کام کیا ہے۔

ان کے علاوہ پروفیسر قمر جہاں، پروفیسر صابرہ حبیب، پروفیسر محمد کاظم اور ڈاکٹر خان احمد فاروقی نے بھی اپنے تاثرات پیش کئے۔آخر میں ٹرسٹ کی نائب صدر یاسمین، نجم جوملک سے باہر ہونے کی وجہ سے اس پروگرام میں شریک نہیں ہو سکی تھیں۔انھوں نے ٹیلیفون کے ذریعہ تمثمین اور حاضرین کے تئیں کلمات تشکر ادا کئے۔

پروگرام میں پروفیسر نفی، پروفیسر نگینہ جبیں، عزیزہ بانو، ڈاکٹر نظر احمد، پروفیسر جمال نصرت، پروفیسر حما خواجہ، سلمیٰ حجاب، پروفیسر شبنم رضوی، پروفیسر صابرہ حبیب، ڈاکٹر صفت الزہرا، ڈاکٹر نزہت فاطمہ، ڈاکٹر سمیعہ انور، ڈاکٹر عشرت ناہید، میرا ترپاٹھی، تبسم قدوائی، ڈاکٹر پروین شجاعت، تقدیس رضوی (اودھ نامہ سی ای او) گلشفاں چاندنی، نجم نورانی، ثمینہ خان، ڈاکٹر اطہر رضوی، واصف فاروقی، ڈاکٹر وضاحت حسین، ڈاکٹر عمیر منظر، ڈاکٹر جاں نثار عالم، ڈاکٹر ہارون رشید، حکیم وسیم احمد اعظمی، ڈاکٹر منصور حسن خاں، ڈاکٹر سیج الدین خاں، ڈاکٹر ثروت تقی، ڈاکٹر مختار قائمی، پرویز ملک زادہ، ڈاکٹر احتشام حسین، اویس سنبھلی، انجلی موریہ، محسن خاں، ایم ایم محسن، غلام وارث خاں، قسیم تابش، سشیل سیتاپوری، اعزاز حسین، راجیو پرکاش ساحر اور شاہانہ عباسی کے علاوہ شہر کی یونیورسٹیز مختلف کالجز کے اساتذہ اور مقامی و بیرونی طلبہ و طالبات و مہمان ادب نے بڑی تعداد میں شریک ہو کر پروفیسر شارب ردولوی سے اپنی محبتوں اور عقیدتوں کا ثبوت پیش کیا۔